حرف حرف خوشبو

شمیم انجم وارثی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف حرف خوشبو

(نعتیہ کلام)

شمیم انجم وارثی

باذوق قارئین کے لیے

ہماری کتابیں

خوب صورت کتابیں

حرف حرف خوشبو

(نعتیہ کلام)

شمیم انجم وارثی

گلستان پبلی کیشنز

۶۷- مولانا شوکت علی اسٹریٹ (کولوٹولہ اسٹریٹ) کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

Gulistan Publications

67, Maulana Shaukat Ali Street

(Colootola St.), Kolkata-700073, INDIA

Mob.: 9831775593 / 9883561540 / 9830616464

Harf Harf Khushboo

A Collection of Naatia Kalam

by : Shamim Anjum Warsi

Year - 2010

Rs. 150/-

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ

نام کتاب	:	حرف حرف خوشبو
شاعر	:	شمیم انجم وارثی
سنِ اشاعت	:	۲010ء
تعداد	:	500
صفحات	:	128
قیمت	:	Rs. 150/-
ناشر	:	گلستاں پبلی کیشنز، 67 - مولانا شوکت علی اسٹریٹ، کلکتہ - 700 073
کمپوزنگ	:	گلیکسی گرافکس، جے پور، موبائل نمبر : 9314510296
سرورق	:	عرفان گرافکس، ہوڑہ، موبائل نمبر : 9831285325
طباعت	:	دی گلوزی آرٹ پریس، کلکتہ

زیرِ اہتمام : فراغ روہوی

ملنے کے پتے

1. **GULISTAN PUBLICATIONS**
   67, Maulana Shaukat Ali Street(Colootola St.),Kolkata-700073

2. **ADABI DUNIYA PUBLICATIONS**
   123, J. P. Colony, Sector No. 1,Amaani Shaah Road. Shastri Ngar, JAIPUR-16

3. **SHAMIM ANJUM WARSI**
   WARSI MAHAL, 237/2, Arbindo Polly, P.O. Garulia - 743133 (N) 24Pgs (W.B.)

شمیم انجم وارثی ایک نظر میں

خاندانی نام	:	محمد شمیم انصاری
قلمی نام	:	شمیم انجم وارثی
والد محترم	:	عبدالعزیز انصاری (مرحوم)
والدہ محترمہ	:	عائشہ بیگم
سنہ پیدائش	:	۱۹۶۶ء
وطن	:	ڈمراؤں، بکسر (بہار)
سکونت	:	شیام نگر، گارولیا ۱۹۸۵ء سے
تعلیم	:	اسکول فائنل
پیشہ	:	ملازمت
آغاز شاعری	:	۱۹۸۷ء

تصانیف : روپ روپ تیری تجلّی (نعتیہ کلام) ۱۹۹۳ء ☆ مغربی بنگال میں ماہیا نگاری (تذکرہ) ۱۹۹۹ء

: عرق عرق چہرے (غزلیں) ۲۰۰۱ء ☆ دریا دریا چاند (ماہیے دیوناگری میں) ۲۰۰۷ء

حرف حرف خوشبو (نعتیہ کلام) ۲۰۱۰ء ☆ جنگل جنگل مور (بچوں کی نظمیں) ۲۰۱۰ء

زیر ترتیب : دھوپ دھوپ سایہ (نظمیں) ☆ درپن درپن روپ (غزلیں، دیوناگری میں)

: خواب خواب چنگاری (مختلف اصنافِ سخن)

رابطہ : ''وارثی محل'' 237/2، اربندو پلی، گارولیا، اتر 24 پرگنہ (مغربی بنگال)

موبائل : 9038848580 / 9339680799

فہرست

حرف حرف خوشبو	ڈاکٹر شبیر رسول	۱۱
نعتیہ کلام کا ماہر فن شاعر: شمیم انجم وارثی	رفیق شاہین	۱۲
حرف حرف خوشبو	ڈاکٹر فراز حامدی	۲۷
کامیاب نعت گو : شمیم انجم وارثی	ڈاکٹر ساحر شیوی	۳۱
کلیوں نے بصد شوق پڑھا اللہ ہی اللہ		۴۲
آنکھیں، چہرہ، پیشانی، سر تیرا ہے		۴۳
پھولوں کو خوش رنگ بنانے والا تو		۴۴
صبح صبح روشن ہے، رات رات روشن ہے		۴۵
غموں سے کر مجھے آزاد ربا		۴۶
یہ کان بھی اس کے ہیں، سماعت اس کی		۴۷
سب فانی ہے سائیاں! باقی بس تو ایک		۴۸
رازق ہے، رازق ہے		۴۹
غربت میں یہ شان عطا کر یا اللہ		۵۰
تم جسے چاہو اُسے عرش کا زینہ دے دو		۵۱
سلام اُس پر جو وجہِ شفاعت بن کے آیا ہے		۵۲
آ گئے احمد مختار مدینے والے		۵۳

مدینے کی شام وسحر اللہ اللہ	۵۴
زندگی شاد کام ہو جائے	۵۵
گنجِ احساس میں جلوؤں کا خزینہ آئے	۵۶
جان کی جان رسولِ اعظمؐ	۵۷
پھولوں میں تازگی ہے، بہاروں میں مستیاں	۵۸
جو تھا روزِ ازل سے زینتِ عرشِ بریں ہو کر	۵۹
فرش سے عرش تلک پھیلی ہے نکہت تیری	۶۰
وہ نظر دیجیے سرکارِ رسولِ عربی	۶۱
ادھر اچھا نہیں لگتا، اُدھر اچھا نہیں لگتا	۶۲
موسمِ گل موسمِ گلزار ہونا چاہیے	۶۳
ہر طرف نور کا پُر کیف سماں ہوتا ہے	۶۴
ملا جب سے مجھے دامن تمھارا یا رسول اللہ	۶۵
جب بھی توصیفِ نبیؐ مدحتِ سرور لکھنا	۶۶
صبا ہر گل کی پیشانی پہ یہ پیغام لکھ دینا	۶۷
پھولوں سے شگفتہ ہے، قمر سے تو حسیں ہے	۶۸
چلو یہ مانا وہ اک بشر ہے	۶۹
ہنستے ہوئے مرنے کی دعا مانگ رہا ہوں	۷۰
صلہ ذکرِ نبیؐ کا پا رہا ہوں	۷۱
خاکِ طیبہ مری آنکھوں کو میسّر ہو جائے	۷۲
دل کی ہر آہ میں اتنا تو اثر ہو جائے	۷۳
جنت میں ہے نہ لالہ و گل کے جگر میں ہے	۷۴
اک ذرّۂ حقیر ہوں، گوہر نہیں ہوں میں	۷۵
جب جب دیکھوں نور کا جلوہ لگتا ہے	۷۶

یہ تمتمے یہ اجالے یہ رنگ و بوئے یہ ہے	۷۷
جو پردہ چہرے سے آقا ہٹائے رہتے ہیں	۷۸
تری یادیں ہیں جنت گنجِ ایماں دلبری تیری	۷۹
جاری رکھو درود کی رفتار رات دن	۸۰
باخدا نبیوں میں اعلیٰ آپؐ ہیں	۸۱
تمنا ہم نہیں کرتے جہاں میں جینے کی	۸۲
آفریں صد آفریں صد آفریں	۸۳
باخدا باخدا باخدا چاہیے	۸۴
اعمال کے سائے تو ڈرانے میں لگے ہیں	۸۵
جنونِ عشق کی حد سے گزر گیا ہوتا	۸۶
نبیوں میں مرتبہ ہے نرالا رسول کا	۸۷
مفلسی! ایسا بھی اک بار تماشا ہو جائے	۸۸
نعتیہ دوہا غزل	۸۹
نعتیہ رباعیات	۹۰
نعتیہ دوہے	۹۳
نعتیہ گیت	۹۶
نعتیہ ماہیے	۹۸
ماہیے (نذرِ شہیدانِ کربلا)	۱۰۵
منقبتی ماہیے	۱۰۶
نعتیہ ہائیکو	۱۰۸
نعتیہ ترکا	۱۱۳
نعتیہ کہہ مکرنیاں	۱۱۵
مناقب	۱۱۷

حرفِ عقیدت

آفتابِ ولایت ماہتابِ طریقت

چشم و چراغ پنجتن حضور عالم پناہ

حاجی و حافظ سیّد وارث علی شاہ علیہ الرحمۃ و رضوان

کے

نام

حرفِ انتساب

محبوب العاشقین آقا و مولا

حضرت حاجی بابا حسرتؔ علی شاہ وارثی علیہ الرحمۃ

کے

نام

''حرف حرف خوشبو''

شاید ہی کوئی شاعر ایسا ہو جس نے نعت رسولِ مقبول نہ کہی ہو لیکن ایسے شاعر کم ہیں جنہوں نے نعت گوئی کے حوالے سے اپنا کوئی منفرد اسلوب بنالیا ہو یا کوئی مخصوص شناخت قائم کر لی ہو۔ یوں بھی نعت گوئی کوئی آسان کام نہیں ہے، بلکہ تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ یہاں کسی لغزش کی کوئی گنجائش ممکن نہیں ہوتی۔ ''توحید'' اور ''رسالت'' کے الفاظ کی معنوی اور اصطلاحی کیفیات کا مکمل ادراک ہونا ہر نعت گو کے لیے شرطِ اوّلیں ہے۔ اچھی نعت وہی ہے جو فن کے تقاضوں کو بھی پورا کرتی ہو اور رسول اللہؐ کے شایانِ شان بھی ہو۔ کیونکہ بقول شبلی نعمانی ''بے قاعدہ یاں جنبشِ لب بے ادبی ہے''۔

شمیم انجم وارثی کی نعتیہ شاعری کے مطالعے سے مجھے مسرّت ہوئی کہ موصوف نے ''ناعتِ رسولؐ'' ہونے کی سعادت گہری عقیدت، متانت اور ذمہ داری کے ساتھ حاصل کی ہے، نیز ان کے جذبات کی روحانی سرشاری اور شعری ہیئتوں کے نئے نئے تجربات نے مجھے تازگی کے احساس سے بھی دوچار کیا۔ انہوں نے غزل اور نظم کی عام ہیئتوں کے ساتھ ساتھ رباعیات، دوہوں اور ماہیوں کی شکل میں بڑی کامیابی کے ساتھ شعری اظہار کیا ہے۔

شمیم انجم وارثی اردو کے معروف شعرا میں ہیں۔ آپ کا کلام مؤقر رسائل و جرائد میں شائع ہوتا رہتا ہے، کئی کتابیں زیرِ طباعت اور زیرِ ترتیب ہیں۔ آپ کی نعتیہ شاعری کا مجموعہ ''روپ روپ تیری تجلّی'' منظرِ عام پر آ کر مقبول ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ زیرِ نظر مجموعۂ نعت ''حرف حرف خوشبو'' بھی اہلِ نظر حضرات کی محفلوں میں مناسب پذیرائی حاصل کرے گا۔

ڈاکٹر شہپر رسول

شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

نعتیہ کلام کا ماہر فن شاعر: شمیم انجم وارثی

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات حضرت محمد ﷺ کی حمد وثنا اور عجز وعقیدت کا اظہار خواہ وہ زبانی ہو یا تحریری شکل میں نعت کہلاتا ہے۔ عرب نژاد نعت کا آغاز رسولِ مقبولؐ کے ایامِ حیات میں ہی رونما ہو چکا تھا۔ عرب سے نعت فارس میں پہنچی اور پھر وہاں سے دنیا بھر میں رائج ہو گئی۔ پہلے نعت دائرۂ ادب سے خارج تھی جب کہ آج کل اسے ادب کی ایک صنف تسلیم کر لیا گیا ہے اور یہ مسلسل ارتقا پذیر ہو رہی ہے۔ پاکستان میں یہ خوب پھل پھول رہی ہے۔ ہندوستان میں بھی کوئی ایسا شاعر نظر نہیں آتا جس نے نعت نہ کہی ہو۔ آج کل شعرا کے جتنے بھی شعری مجموعے شائع ہو رہے ہیں ان کی ابتدا حمد ونعت سے ہی کی جاتی ہے جب کہ پچھلے شعری مجموعوں میں اس بات کا دھیان نہیں رکھا جاتا تھا۔ دراصل ہندوستان میں سب سے پہلے یہ سلسلہ دیا شنکر نسیم نے اپنی معروف مثنوی ''گلزارِ نسیم'' سے شروع کیا تھا۔ کوئی رسالہ اب ایسا نظر نہیں آتا جس میں نعت شامل نہ ہو۔ بہت سے شعرا کے نعتیہ مجموعے شائع ہو چکے ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ برقرار ہے۔ نہ صرف برِّ

صغیر اور خلیجی ممالک میں بلکہ یورپ اور امریکہ کی اردو بستیوں میں بھی نعت گو شعرا کی کمی نہیں ہے۔

عرب کے دورِ جہالت میں بڑے بڑے قادرالکلام اور باکمال شعرا موجود تھے جو آزادانہ طور پر وہ جو چاہتے تھے اپنی شاعری میں پیش کرتے تھے۔اس کے بعد جب ظہورِ اسلام ہوا تو شعرا پر قدغن لگایا گیا جس سے شعرا چڑھ کر رسولِ مقبول ﷺ کی ہجو کرنے لگے جس سے صحابۂ کرام کی دل آزاری ہوتی تھی۔اس کا جواب صحابۂ کرام نے ایسی شاعری میں دیا جو رسولِ مقبول کے اوصافِ حمیدہ اور حمد وثنا پر مبنی تھی۔صحابۂ کرام کے مشرکین سے اس سلوک کو محمد ﷺ نے پسند فرمایا اور اس کی انہیں بخوشی اجازت دے دی اور اس طرح نعت شریف معرضِ وجود میں آ گئی۔مشرکین سے حضور کا دفاع بذریعے نعت کرنے والوں میں اس وقت اٹھارہ مرد اور بارہ عورتیں تھیں جو یہ کام بحسن وخوبی انجام دے رہی تھیں۔عربی میں پہلا نعتیہ قصیدہ میمون بن قیس نے تخلیق کیا تھا۔عربی زبان کے دو نعت گو شعرا ابو ولید انصاری اور حسان بن ثابت کو زبردست مقبولیت حاصل ہوئی تھی۔حسان بن ثابت دربارِ نبوت کے سب سے مقبول نعت گو تھے۔سرکارِ دو عالم ﷺ خوش ہو کر اکثر دعائیں دیا کرتے تھے۔

نعت کو عرفی شیرازی نے ایک مشکل ترین فن قرار دیا ہے کیونکہ اس میں الوہیت اور نبوت کے درمیان حدِ فاصل قائم رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔اس میں نعت گو کا ذرا سا سہو اُسے غارِ تحت الثریٰ میں دھکیل دیتا ہے۔اس لیے نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔علاوہ ازیں چونکہ اس کا موضوع شخصی ہے اس لیے مختلف النوع اور منفرد موضوعات کی تلاش بھی ایک دقت طلب مسئلہ کھڑا کر دیتی ہے۔پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر موضوع کے اس کے اپنے لفظیات،تلازمات، اصطلاحات اور استعارات ہوتے ہیں۔جو اظہارِ خیال کا سبب بنتے ہیں۔نعت کے بھی کچھ مخصوص الفاظ اور تلازمے ہیں جو قوتِ اظہار کو روئیدگی و بالیدگی عطا کرتے ہیں۔نعت عربی نژاد ہے اور عربی زبان میں قوافی کی بہتات ہے اس لیے جو شعرا عربی الفاظ کا خزانہ رکھتے ہیں اچھے نعت گو

ثابت ہوتے ہیں اور خیال کی ترسیل میں عربی الفاظ ان کے مددگار و معاون ثابت ہوتے ہیں۔
نعت اہل ہنود بھی کہتے ہیں لیکن اچھی نعت وہی کہہ سکتا ہے جو رسولِ مقبول کا سچے دل سے عاشق ہو اور صالح و صادق جذبوں کے ساتھ حضورؐ کی محبت و عقیدت سے سرشار و شاداب ہو۔ شمیم انجم وارثی ایک سچے عاشقِ رسول ہونے کے ساتھ ہی نعت گوئی کے ایک ماہر و مشاق فنکار ہیں۔ ان کا دل بھی رسولِ مقبول کی محبت و عقیدت کا بحرِ قلزم ہے اور نعت میں استعمال ہونے والے لوازمات کی ان کے یہاں کمی نہیں ہے۔
شمیم انجم وارثی بین الاقوامی سطح کے ایک جانے مانے کثیر الجہات شاعر ہیں۔ جن کی تخلیقات ملکی و غیر ملکی رسائل و جرائد میں تواتر سے شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ان کا ایک نعتیہ مجموعہ بعنوان ''روپ روپ تیری تجلّی'' شائع ہو کر حلقۂ اہل ادب اور شائقین میں مقبول ہو چکا ہے۔ ان کا ہائیکوز کا مجموعہ بعنوان ''دریا دریا چاند'' ہندی ورژن میں شائع ہو کر شرفِ پذیرائی سے ہمکنار ہو رہا ہے۔
انجم وارثی ایک بہومکھی شاعر ہیں جو حمد، نعت، منقبت، غزل، نظم، آزاد نظم، گیت، رباعی، قطعہ، ثلاثی، دوہے، دوہا غزل، کہہ مکرنی، ماہیا، ہائیکو جاپانی شعریات تنکا اور رینگا جیسی قدیم و جدید اور ملکی و غیر ملکی اصناف میں اپنے فکر و فن کی شمعیں روشن کیے ہوئے ہیں۔ نیز وہ ایک اچھے نثار بھی ہیں۔ ''حرف حرف خوشبو'' ان کی تیسری تصنیف اور دوسرا نعتیہ مجموعہ ہے جو ان کے پیر و مرشد محبوب العاشقین آقا مولیٰ حضرت حاجی بابا حسرت علی شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے۔ حرفِ عقیدت کو آفتابِ شریعت، ماہتابِ طریقت اور شہنشاہِ ولایت چشم و چراغ پنجتن حضور عالم پناہ حاجی و حافظ سید وارث علی شاہ علیہ الرحمۃ و رضوان سے معنون کیا ہے۔
رباعی کے برعکس گیت کی طرح نعت کو کسی بھی ہیئت، بحر اور وزن میں تشکیل کیا جا سکتا ہے۔ عام طور پر نعت غزلیہ، نظمیہ اور گیت کے فارم میں تخلیق کی جاتی رہی ہیں لیکن نعت کے لیے غزلیہ ہیئت انتہائی موزوں و مناسب سمجھی جاتی ہے۔ نعت بھی قصیدہ ہے اور غزل بھی قصیدے کی تشبیب سے

برآمد ہوئی ہے۔ اس لیے غزل میں نعت خوب جچی ہے اور بیشتر شعرا نے نعت کو غزل کے پیکر میں ہی ڈھال کر پیش کیا ہے۔ اوّل تو غزل خود ہی ایک مشکل فن ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ شمیم انجم وارثی نے نعتیں نہ صرف غزل کی ہیئت میں تخلیق کی ہیں بلکہ انہیں نظم، گیت، رباعی، قطعہ، ماہیا، ہائیکو، کہہ مکرنی، دوہا، جاپانی شاعری تنکا، رینگا، میں ڈھال کر اپنی قادرالکلامی کا سکہ بٹھایا ہے۔ ان کی حمد بھی اعلیٰ درجے کی ہے اور منقبتوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ان منقبتوں میں ان کے دل کی دھڑکنیں صاف سنائی دیتی ہیں۔ شمیم انجم وارثی جو سلسلۂ عنبریہ اور حضرت وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے سے منسلک ہیں، اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی بابا حسرت علی شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے رشد و ہدایت میں راہِ سلوک کی منزلوں کی طرف برق رفتاری سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ان کی نعتیں اور منقبتیں اس بات کی شاہد ہیں کہ وہ اللہ، رسول اللہ، حضرت وارث پاک اور اپنے پیر و مرشد کی عظمت و مدحت اور جذبۂ عقیدت کے نشے میں حد درجہ مخمور ہیں۔ ان کے اپنے ملک اور طریقت سے وابستگی بڑے کام کی چیز ثابت ہوئی ہے جس نے ان کی نعتوں میں روح پھونک دی ہے اور ان کے فن میں چار چاند لگ گئے ہیں۔ یہ ان کا ان کے پیر و مرشد کے حلقۂ ارادت میں شمولیت کا ہی کرشمہ ہے کہ انہوں نے خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت تیغ علی شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ اقدس میں اعلیٰ پائے کی معرکۃ الآراء منقبتیں تخلیق کی ہیں۔

شمیم انجم وارثی نے کتاب کا آغاز حمد سے کیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکرِ خیر اور اس کی حمد و ثنا خواہ وہ زبانی ہو یا بزبانِ قلم حمد کہلاتی ہے۔ انہوں نے خالقِ ارض و سما اور مالکِ جسم و جاں کی قدرتِ کاملہ کو سر چہرا پیشانی اور گھر جیسے علائم و اصطلاحات کی رعایت سے بحسن و خوبی پیش کیا ہے اور ثابت کیا ہے۔ انسانی چہرے کے نقش و نگار اللہ کے فنِ مصوری کا کرشمہ ہیں اور انسانی جسم میں جو قیام فرماتا ہے وہ بھی اللہ ہے۔

آنکھیں، چہرا، پیشانی، سر تیرا ہے
میں جس میں رہتا ہوں وہ گھر تیرا ہے

کہا تو انہوں نے بس اتنا ہے کہ انسان جسم بھی اللہ کی تخلیق ہے لیکن روح کے تعلق سے کہ وہ اللہ کا حکم ہے اور ہر شے کے ظہور میں اللہ کا نور جلوہ گر ہے۔ اس سے کہا جا سکتا ہے کہ انسانی پیکر ہی کیا وہ ذرے ذرے میں جلوہ افروز ہے۔ چونکہ حمد و نعت میں بھی شمیم انجم وارثی کا لب و لہجہ جدید، نادر اور منفرد ہے اس لیے ان کے حمدیہ اشعار تازہ کاری کی مہک سے معمور اور معطر محسوس ہوتے ہیں۔ ان کے چند حمدیہ شعر بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیے:

اپنا تو صحراؤں کا بے جان کھنڈر
روحوں کا بیتاب سمندر تیرا ہے

میں ہوں مدارِ ارض پہ نقطے کی مانند
اک اک دھرتی، اک اک امبر تیرا ہے

میں مرد میداں ہوں ادنیٰ خاک بشر
نورانی جسموں کا لشکر تیرا ہے

میری ہستی کاغذ کی اک کشتی سی
اس کشتی کو پار لگانے والا تو

اللہ خود فرماتا ہے کہ غیر کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤ جو مانگنا ہے مجھ سے مانگو اس لیے اپنی مناجات میں وہ دنیا بھر کی کفالت کرنے والے سخیوں کے سخی سے دیکھیے کیا طلب کرتے ہیں۔

غربت میں یہ شان عطا کر یا اللہ
میرے گھر مہمان عطا کر یا اللہ
ہم کو زباں وہ دے جو تیری حمد کرے
سننے کو دو کان عطا کر یا اللہ

وہ خاکِ مدینہ جس پر رحمۃ للعالمین کے نقشِ کفِ پا ثبت ہوں اس سے زیادہ مقدس و معتبر اور کیا شے ہوگی۔ عاشقانِ رسولؐ اسی خاکِ پاک کے شہرِ مدینہ جہاں رسولِ پاک کی آخری آرام گاہ بھی موجود ہے کی زیارت کو اپنی نجات سے تعبیر کرتے ہیں اور مدینہ دیکھنے کی حسرت میں ماہیِ بے آب کی طرح تڑپتے ہیں۔ شمیم انجم وارثی جو خود بھی ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہیں اور خاندان وارث کے فرزندِ ارجمند ہیں، مدینے سے ان کا دل لگاؤ اور ان کی تمناؤں کا احوال ہمیں ان کے اشعار میں بخوبی نظر آتا ہے۔ اس ضمن میں ان کے ذیل کے اشعار ملاحظہ ہوں:

مدینے جانے کی تمنا ہی ان کی غایتِ حیات بن گئی ہے:

تمنا ہم نہیں کرتے جہاں میں جینے کی
نہ ہوتی آرزو دل میں اگر مدینے کی

جدھر سے گزرے مہک اٹھے گلشنِ ہستی
وہ عطر بانٹ رہی ہے ہوا مدینے کی

صبا جو کوئے مدینہ سے ہو کے آئی ہے
مہک گلاب سے آنے لگی پسینے کی

ہے تمنا کہ کبھی گنبدِ خضریٰ دیکھوں
مجھ کو بلوایئے سرکار مدینے والے

سر کے بل پہنچے کبھی آپ کے روضے پہ شمیمؔ
ہو کرم آپ کا اک بار مدینے والے

رسولِ پاکؐ سب کے لیے رحمۃ للعالمین بن کر دنیا میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت جب کہ ظلمتوں کی کالی گھٹا نے وادیٔ عرب پر تاریکی مسلط کی ہوئی تھی۔ وحشیوں کے اس معاشرے میں نظم وضبط نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ طاقت کا راج تھا، کمزور کو جینے کا حق حاصل نہ تھا۔ گناہوں اور بداعمالیوں کا بازار گرم تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ امن وسکون کس چڑیا کا نام ہے۔ ایسے میں رسول ﷺ نے اسلام کا آغاز کرتے ہوئے اس بھٹکتی ہوئی قوم کو بتایا کہ اچھا کیا ہے اور بُرا کیا ہے۔ ان کو حقوقِ انسانی سے آگاہ کیا اور نبی آخرالزماں اور محبوبِ الٰہی ہوتے ہوئے بھی ایک عام بشر کی سطح پر تو زندگی بسر کی۔ انہوں نے دنیا کے سامنے اپنے بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار کی نظیریں پیش کر کے اپنے دور کے خونخوار بھیڑیوں اور وحشیوں کو زندگی صحیح طور پر بسر کرنے کے طور طریقے سکھا کر انہیں انسان بنایا۔ رسول اللہ ﷺ کی حمد وثنا کے طور پر انجم نے حضورؐ کی سیرتِ پاک ان کے اوصاف اور کردار کی نظیروں کو بھی اپنی نعتیہ غزلوں میں خاصی جگہ دی ہے۔

میں تو آقا ہی کہوں، چاہے منافق جو کہیں
آپ ہیں صاحبِ کردار مدینے والے

غریبوں کے داتا یتیموں کے والی
لقب جن کا خیر البشر اللہ

صابر تھے اس قدر کہ نہیں صبر کی مثال
ان کو بھی دیں دعائیں جنہوں نے دیں گالیاں

آپ کے پائے مقدس کا یہی اعجاز ہے
صحرا صحرا ہے چمن زارِ رسولِ عربی

منور کردیا ظلمت کدۂ کفر کو تم نے
بہا کر نور کا ہر سمت دھارا یا رسول اللہ

رسولِ پاکؐ سے شمیم انجم وارثی کی گہری عقیدت اور عاشقانہ وابستگی ودلبستگی اور وارفتگی ،شیفتگی جس کے نشے میں وہ ہر دم مسرور ومسحور، مخمور اور سیراب وشاداب رہتے ہیں۔اس کو بیان کرنا تو بہت مشکل ہے،البتہ اس کی جھلکیاں ان کے نعتیہ اشعار میں جابجا دیکھی جاسکتی ہیں۔

ملا جب سے مجھے دامن تمہارا یا رسول اللہ!
بلندی پر ہے قسمت کا ستارا یا رسول اللہ

فرشتے بھی مچل کر چومتے ہیں میرے ہونٹوں کو
میں جب بھی نام لیتا ہوں تمہارا یا رسول اللہ

سانسیں پڑھتی ہیں سدا عشقِ محمد میں درود
اور تصور میں مدینے کا سماں ہوتا ہے

دل تو رہتا ہے طوافِ درِ والا میں مگن
ہاں فقط جسم مرا جسم یہاں ہوتا ہے

ادب سے نامِ رسول لینا
وہ محترم ہے عظیم تر ہے

رسول اللہ ﷺ بشر ہی نہ تھے وہ محبوبِ خدا، نائبِ الٰہی، صاحبِ معراج، نبی آخر الزماں، حافظِ قرآن، شافعِ محشر، وجہِ کائنات اور فخرِ موجودات بھی ہیں۔ ان کی عظمت وفضیلت کا کیا ٹھکانہ، کس میں تاب ہے کہ ان کے اوصاف وخصائص کو دائرۂ شمار میں لا سکے، پھر بھی حسبِ استطاعت ان کا بیان وتذکرہ نہ صرف ایک عاشقِ رسول کے دل کو کیف وسرور بخشتا ہے بلکہ اسے نیک اجر کا مستحق بھی بناتا ہے۔ شمیم انجم وارثی نے محبوبِ الٰہی کی عظمت وفضیلت کے بیان سے بھی اپنے نعتیہ اشعار کی قدر وقیمت میں اضافہ کیا ہے۔ چند ایسے ہی نعتیہ اشعار ذیل میں ملاحظہ ہوں:

آپ کا پائے مبارک باادب
چومنے کو جھک گیا عرشِ بریں

آ گیا غش حورِ جنت کو شمیمؔ
دیکھ کر سرکار کا روئے حسیں

وہاں پہنچے محبوبِ داور جہاں پر
فرشتوں کے جلتے ہیں پر اللہ اللہ

گزرتے ہیں پُل سے غلامِ محمد
بچھائے ہیں جبریل پر اللہ اللہ

جدھر تھے رسولِ خدا روزِ محشر
ہوئی شانِ رحمت اُدھر اللہ اللہ

رُباعی اپنے بحر اور مخصوص اوزان کے سبب بذاتِ خود ایک چہار مصرعی مشکل صنفِ سخن ہے۔ شمیم انجم وارثی نے رباعی کے قالب میں بھی نعت پیش کر کے اپنا لوہا منوانے کی کوشش کی ہے اور رسولِ پاک کے ذکر سے اپنی عقیدت کے چراغوں کو روشن کیا ہے۔ نعتیہ رباعی ملاحظہ ہو:

اللہ کے محبوب ہیں شاہِ بطحا
نبیوں میں بہت خوب ہیں شاہِ بطحا

ہے ارض و سماں نور سے جن کے روشن
وہ نور کے مکتوب ہیں شاہِ بطحا

دوہا اپ بھرنش بھاشا کی دین ہے۔ رباعی کی طرح اس کی بحر اور وزن مخصوص ہیں، جن کی پابندی لازمی ہے۔ یہ ۱۳+۱۱=۲۴ ماتراؤں میں تشکیل پاتا ہے۔ ڈاکٹر فراز حامدی نے دوہے کی آسان تعریف یوں نظم کی ہے:

تیرہ گیارہ ماترا بیچ بیچ وِشرام
دو مصرعوں کی شاعری دوہا جس کا نام

دوہا غزل فرازؔ حامدی کی ایجاد ہے۔ شمیمؔ انجم وارثی نے دوہا غزل میں بھی نعت پیش کرنے کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ بقید مطلع دوہا غزل میں ذکرِ نبی کے ساتھ دوہے کا خوشگوار آہنگ جس پر طبلے کی تال کا شائبہ ہوتا ہے بھی لائق تحسین و آفرین ہے۔ دوہا غزل کے دو شعر ملاحظہ فرمائیں:

سر سے پا تک نور ہیں نبیوں کے سلطان
زُلفیں ہیں واللیل، تو چہرا ہے قرآن

پڑھ کر ہم نے دیکھ لی نعتِ نبی کی شان
خوشبو خوشبو ہو گیا گھر آنگن دالان

تنکا اور رینگا جاپانی شعری اصناف ہیں۔ جنہیں اردو ادب میں ڈاکٹر فرازؔ حامدی نے ۵+۷+۵+۷+۷=۳۱ر سلیبلز میں تشکیل پاتی ہیں۔ اگر یہ نظم ایک شاعر رچتا ہے تو وہ تنکا کہلاتی ہے اور اگر تین اور دو کے حساب سے دو شاعر مل جل کر تخلیق کرتے ہیں تو یہی نظم رینگا کہلاتی ہے۔ شمیم انجم وارثی نے ڈاکٹر فرازؔ حامدی، رفیق شاہینؔ، ڈاکٹر اسلم حنیف، ڈاکٹر طاہر رزاقی، شارق عدیل، مختار ٹونکی، ڈاکٹر عبید حاصلؔ، سیدہ نسرین نقاشؔ، سیما فریدی اور کرشنا کماری کمسنؔ کے اشتراک سے بہت خوبصورت رینگا ز تخلیق کیے ہیں۔ اچھے اچھے شاعر اس کے آہنگ میں لڑکھڑا جاتے ہیں لیکن انجم کے تنکا اور رینگا میں ان کا آہنگ اپنی خوشگوار کھنک کے ساتھ موجود ہے جو قابلِ تعریف ہے۔ تنکا اور رینگا کو نعت بنا کر پیش کرنا بھی ان کی جواں مردی اور دلیری کی علامت ہے۔ ان کے چند رینگا ز جو ڈاکٹر فرازؔ حامدی، رفیق شاہینؔ، ڈاکٹر اسلم حنیف، ڈاکٹر طاہر رزاقی، شارق عدیل، سیدہ نسرین نقاش اور سیما فریدی کے اشتراک سے تخلیق ہوئے ہیں ملاحظہ کیجئے۔

ریزگا باشتراک فرازحامدی

نبیوں میں برتر
کام آئیں گے حشر میں
شافعِ محشر
مانے خدا ان کا کہا
بخشش کی پھر فکر کیا

باشتراک ڈاکٹر اسلم حنیف

کیسی مقدس ذات
اپنے رسولِ پاک کی
جو ہیں والا صفات
آپ کے سر کا تاج بنی
یہ معراج کی برتری

باشتراک شارق عدیل

بھیجا جس پہ سلام
قرآن میں اللہ نے
ہے وہ محمد نام
دور ہوں سارے رنج و غم
بھیجیں ان پہ درود ہم

باشتراک رفیق شاہین

تھا خالق کا نور
جس سے یہ دنیا بنی
ہوا فلک کا ظہور
دنیا میں اک نور کو
لانا تھا جو حضور کو

باشتراک ڈاکٹر طاہر رزاقی

قرآن پڑھتے تھے
ساتھ ہی وہ کفار سے
جنگ بھی لڑتے تھے
ڈرتے نہ تھے تلوار سے
پیش آتے تھے پیار سے

باشتراک سید مختار ٹونکی

رہوں نہ میں خالی
چھونے کو مل جائے جو
روضے کی جالی
روضہ مرا ارمان ہے
اسی میں انکی جان ہے

باشتراک نسرین نکہت (اڑیسہ)

کیسا تھا کردار

''کوڑے والی'' کے لیے

بھی تھا دل میں پیار

بھول کے اس کی عصبیت

پوچھ رہے تھے خیریت

باشتراک ڈاکٹر عبید حاصلؔ

دنیا ہے ظالم

عالم ہیں جاہل یہاں

جاہل ہیں عالم

مولا جہل کو دے لگام

پھیلا جگ میں علم کا نام

باشتراک سیما فریدی

مجھ سی نہیں غریب

یہ دولت کس کام کی

آپ نہیں جو قریب

ہوا اُڑا لے جائے قریں

آپ جہاں جلوہ نشیں

باشتراک سیدہ نسرین نقاش

اے شاہِ بطحا

مدت سے ہے آرزو

مجھے مدینے بلا

روضے کا دیدار ہو

میرا بیڑا پار ہو

مندرجہ ذیل ریگاز کے علاوہ شمیم انجم وارثی نے نعتیہ تنکا، نعتیہ نظمیں، نعتیہ گیت، نعتیہ دوہے، نعتیہ منقبت، نعتیہ کہہ مکرنی، نعتیہ ماہیے اور نعتیہ ہائیکوز بھی تخلیق کیے ہیں جن کا جائزہ الگ الگ پیش کرنا مضمون طویل ہو جانے کے سبب ممکن نہیں ہے، لہذا اپنے اس اختتامی فقرے کے ساتھ کہ شمیم انجم وارثی کا اتنی ساری قدیم وجدید اور ملکی وغیر ملکی اصناف میں نعتیہ کلام پیش کرنا جہاد سے کم نہیں ہے۔ خاکسار درِ مضمون بند کرتا ہے۔

رفیق شاہین

(علی گڑھ)

حرف حرف خوشبو

''حرف حرف خوشبو'' شمیم انجم وارثی کا دوسرا نعتیہ مجموعہ ہے جس میں حمد اور مناقب بھی شامل ہیں۔ اس مجموعے کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف نے اپنا نعتیہ کلام پیش کرنے کے لیے محض غزلیہ صنف پر اکتفا نہ کرتے ہوئے اپنے نعتیہ کلام کو ادب کی قدیم و جدید ملکی اور غیر ملکی متعدد اصنافِ سخن میں ترتیب و تشکیل دے کر خود کو ایک اچھا نعت گو تو ثابت کیا ہی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ جتلا کر کہ انہیں ادب کی کثیر الجہات اور مختلف النوع اصناف پر یکساں طور پر کماحقہٗ عبور حاصل ہے، اپنی قادر الکلامی کا لوہا بھی منوا لیا ہے۔ انہوں نے قصرِ نعت کے غزل، نظم، آزاد نظم، گیت، رباعی، قطعہ، دوہا، دوہا غزل، کہہ مکرنی، ماہیا، ہائیکو، تنکا اور رینگا جیسے سبھی طاقچوں میں اپنی حمد و ثنا اور عقیدت و جودت کے چراغ روشن کیے ہیں۔

نعت جو سرکارِ دو عالم فخرِ موجودات، رحمتِ کائنات اور تاجدارِ مدینہ حضرت محمد ﷺ کی حمد و ثنا اور عقیدت و مودت کا اظہار ہے۔ رسولِ پاک کی حیاتِ مبارکہ میں ہی مشرکین کی ہجویہ شاعری کے

ردِ عمل کے نتیجے میں ظہور پذیر ہو چکی تھی۔ آج دنیا بھر میں خوب پھل پھول رہی ہے۔ پاکستان میں اسے ادب کی صنف تسلیم کیا جا چکا ہے۔ شعراء کے لاتعداد نعتیہ مجموعے افقِ ادب پر نمودار ہو چکے ہیں اور عام شعری مجموعوں کا آغاز حمد اور نعت سے کیا جانا بھی آج کی روایت بن چکا ہے۔

نعت گوئی حمد سے زیادہ مشکل فن ہے۔ کیونکہ وفورِ جوش میں ہوش گم ہو جانے کا خطرہ ہر دم لاحق رہتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ حمدِ الٰہی اور حمدِ محبوبِ الٰہی میں کوئی فرق ہی نہ رہے۔ اس لیے نعت گو کو اعتدال سے کام لیتے ہوئے ہر دم چوکنا رہنا پڑتا ہے۔

با خدا دیوانہ باش با محمد ہوشیار

شمیم انجم وارثی نے اپنی نعتیہ شاعری میں ایک مصرعہ بھی ایسا نہیں کہا ہے جو گرفت میں آسکے۔ خالقِ کل اور مالکِ دو جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کی شانِ اقدس میں انہوں نے حمد و ثنا اور مدحت سرائی کو نہایت دلکش پیرائے میں پیش کیا ہے:

صبح صبح روشن ہے، رات رات روشن ہے
اے خدا! دو عالم میں تیری ذات روشن ہے

آنکھیں، چہرا، پیشانی، سر تیرا ہے
میں جس میں رہتا ہوں وہ گھر تیرا ہے

شمیم انجم وارثی کی شافعِ محشر مالکِ حوضِ کوثر، رسالت مآب حضرت محمد ﷺ سے ان کا عشق، ان کی عقیدت ومودت ان کی والہانہ محبت، فریفتگی اور شیفتگی ان کے نعتیہ اشعار سے چشموں کی طرح اُبل رہی ہے اور مہکتے گلوں کی سی خوشبو کا بھرپور احساس دِلا رہی ہے۔

جس پہ نام شہ کونین لکھا ہو یارب
بحرِ آلام میں اک ایسا سفینہ دیدو

ایک بھی سانس نہ لوں ذکرِ محمدؐ کے بغیر
عشقِ سرکار میں جینے کا قرینہ دیدو

جس میں عکسِ رُخِ سرکار مدینہ جھلکے
مجھ کو ایسا کوئی انمول نگینہ دیدو

روضۂ سرورِ کائنات رسول ﷺ کے تقدس اور ان کے فضائل و برکات کا کیا ٹھکانہ، روضۂ مقدس کے حوالے سے ان کی عقیدت و مودت سے معمور یہ رباعی ملاحظہ ہو:

بگڑی ہوئی تقدیر سنور جاتی ہے
اے شوئ تقدیر کدھر جاتی ہے
آ رحمتِ عالم کے درِ اقدس پر
جھولی یہاں ہر ایک کی بھر جاتی ہے

۱۳+۱۱ کل چوبیس ماتراؤں سے ترتیب دیے ہوئے دوہوں کو بھی انہوں نے نعت کا لباسِ فاخرہ عطا کیا ہے اور ان کے دوہے عشقِ نبی کے رنگ میں رنگے ہیں۔

جن سے مہکے چندرما، جن سے مہکے پھول
وہ رب کے اوتار ہیں جن کا لقب رسول

جاپانی شاعری تنکا اور رینگا جو ۵+۷+۵+۷+۷ کے ریشیو سے کل ۳۱ سلیبلز پر موقوف پانچ مصرعی نظم ہے اور جسے اردو ادب میں خاکسار (فرازؔ حامدی) نے روشناس کرایا ہے، میں بھی شمیم انجم وارثی نے نعت کو بحسن و خوبی ترتیب دیا ہے۔

رینگا باشتراک نسرین نکہت (اڑیسہ)

کیسا تھا کردار

''کوڑے والی'' کے لیے

بھی تھا دل میں پیار

بھول کے اس کی عصبیت

پوچھ رہے تھے خیریت

شمیم انجم وارثی نے متذکرہ اصناف کے علاوہ ہائیکو، ماہیا، نظم، گیت اور کہہ مکرنی جیسی مختلف انوع اور متضاد اصناف میں بھی نعت کا حق ادا کردیا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے اپنے پیرومرشد حضرت وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یادگارِ اقدس میں جومنقبت پیش کی ہیں، وہ اعلیٰ پائے کی بڑی موثر منقبتیں ہیں۔ اگر وہ وارثی سلسلے کے حلقۂ ارادت میں شامل نہ ہوتے یا وہ راہِ طریقت پر گامزن ہوکر سلوک کی منزلیں طے نہ کرپاتے تو ان کے مناقب میں شاید وہ بات نہ ہوتی جواب ہے۔

بہر کیف راقم السطور کو شمیم انجم وارثی کی ہمہ جہت اور ہمہ رنگ نعتوں نے متاثر کیا ہے اور یہ خاکسار متوقع ہے کہ ان کے پہلے نعتیہ مجموعے ''روپ روپ تیری تجلّی'' کے مقابلے میں ان کا یہ دوسرا نعتیہ مجموعہ ''حرف حرف خوشبو'' کہیں زیادہ شرفِ قبولیت حاصل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ڈاکٹر فراز حامدی

(جے پور)

کامیاب نعت گو: شمیم انجم وارثی

شمیم انجم وارثی بحیثیت شاعر آفاقِ ادب میں اپنی شناخت قائم کر چکے ہیں۔ان کے ہائیکو، ماہیے، دوہا غزلیں، دوہا گیت وغیرہ اور ان کی تصویر میری نظروں سے گزر چکی ہے۔ مجھے اس بات پر حیرت ہوئی تھی کہ یہ خوبرو نوجوان اوائلِ عمری میں ہی ایسی پختگی اور فنکارانہ کمالات سے معمور شعر کیسے تخلیق کر لیتا ہے اور اب جب کہ ان کے نعتیہ مجموعے ''حرف حرف خوشبو'' کا مسودہ میرے پیش نظر ہے، میں یہ دیکھ کر پھر سے چونک پڑا ہوں کہ اس نوجوان نعت گو نے ایک نہ دو بلکہ متعدد اصنافِ شعری میں جو قدیم بھی ہیں اور جدید بھی، ملکی بھی ہیں اور غیر ملکی بھی، سبھی میں نعت پیش کر کے اپنی ظفریابی اور فتحیابی کا جھنڈا گاڑ دیا ہے۔انہوں نے نعتیہ جذبات وخیالات کو غزل، نظم، گیت، رباعی، کہہ مکرنی، ماہیا، ہائیکو ہی نہیں جاپانی شعری اصناف تنکا اور رینگا جیسی پانچ مصرعی شعری اصناف میں بھی ڈھال کر اپنی شاعرانہ لیاقت استطاعت، انفرادیت کو آفتابِ عالم تاب کی طرح منوانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

عرب نژاد نعت جو آج دنیا بھر میں رائج ہے، کوئی آسان فن نہیں۔ اس میں الوہیت اور نبوت کے آپس میں مدغم ہو جانے کا احتمال ہمہ وقت بنا رہتا ہے۔ لیکن مجھے یہ دیکھ کر خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ شمیم انجم وارثی اس پل صراط سے بخیر و بخوبی گزر گئے ہیں۔ وہ وارثی سلسلے کے اہلِ طریقت ہونے کے سبب عشقِ رسول میں بہت سی منزلیں طے کر چکے ہیں، اس لیے نعت ان کے مزاج سے پوری طرح ہم آہنگ ہے اور ان کی محمد ﷺ سے عاشقی کا نعت میں انہیں بھرپور فائدہ ملا ہے۔ نعت خود بھی ایک مذہبی، دینی، تہذیبی اور اخلاقی صنف ہے جس میں سرورِ کائنات، فخرِ موجودات اور رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کی مدحت وعقیدت اور حمد وثنا پیش کی جاتی ہے۔ خیالات وجذبات تو اس کے لیے درکار ہوتے ہی ہیں ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ نعت گو کو مذہبی دینی اور شرعی معلومات حاصل ہو اور اس نے رسولِ پاک کی سوانح حیات اور ان کی عادات واخلاقیات کا بھی بہ نظرِ غائر مطالعہ کیا ہو اور وہ سچے دل سے رسولِ پاک کا مطیع اور پرستار بھی ہو۔ اس کے بعد فنی رموز و نکات سے واقفیت بھی نہایت ضروری ہے۔ نعت گوئی اُسے ہی راس آتی ہے جس کے پاس خیالات وجذبات کے ساتھ نعت کے مخصوص لفظیات وتلازمات کا خزانہ بھی موجود ہو ورنہ سمندر کو کوزے میں سمیٹنا ممکنات میں نہیں ہے۔ شمیم انجم وارثی کے پاس ایسے سبھی لوازمات موجود ہیں جو نعت کی تعمیر میں اہم کردار نبھاتے ہیں۔ انہوں نے کتاب کی ابتدا حمد سے اور اختتام منقبت سے کیا ہے۔

حمد کی مختصر تعریف یہی کافی ہے "اللہ کی حمد وثنا کو حمد کہتے ہیں"۔ ارض وسماوات، جمادات، نباتات اور حیاتیات کا خالق و مالک جس نے اشرف المخلوقات حضرتِ انسان کو لاتعداد نعمتوں سے نوازا، اس پر اتنے احسان کیے کہ اگر دنیا کے سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور سارے شجر قلم تو سارے سمندر خشک ہو جائیں گے، پھر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے احسانات، صفات اور اس کی حمد وثنا کا بیان مکمل نہ ہو سکے گا۔ ظاہر ہے ایک انسان کی بساط کہاں کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کی تعریف بیان

کر سکے۔ پھر بھی انسان اپنے محسن کا شکر اور اس کی حمد تو بیان کرتا ہی ہے۔ شمیم انجم وارثی بھی اپنے مالک و مختار کی تعریف رزق و روزی کے حوالے سے حمدیہ ماہیوں میں اس طرح بیان کی ہے:

رزاق ہے رازق ہے
مالک کل تو ہی
سنسار کا خالق ہے

الطافِ کرم مانگوں
ربِ دو عالم سے
میں زورِ قلم مانگوں

فخرِ موجودات سرورِ کائنات ﷺ سے ان کی عقیدت و مودت اور مہر و محبت مختلف النوع جہات اور متضاد و منفرد خیالات و جذبات کے پیمانوں میں ڈھل کر طرح طرح سے ہمارے سامنے نمایاں ہوتی ہے۔ یہاں ان کے کچھ نمونے پیش کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے:

چلو مانا ستاروں سے حسیں ہے چاند کا چہرا
مرے آقا کے تلووں سے مگر اچھا نہیں لگتا

جب بھی توصیف نبیؐ مدحتِ سرور لکھنا
باوضو ہو کے قلم مشک سے دھو کر لکھنا

وادیٔ ظلماتِ عرب میں طلوعِ آفتاب کے حوالے سے ان کا یہ عقیدتمندانہ نعتیہ دوہا بھی دیکھئے:

جس دم اُتری فرش پر وہ نورانی ذات
سورج نکلا توڑ کر کفر کی کالی رات

وہ نعتیہ گیت کا آغاز اپنے عقیدتمندانہ جذبات کے ساتھ اس طرح کرتے ہیں:

اے مدینے کی ہوا، اے مدینے کی ہوا

خوشبوئے زُلفِ نبیؐ لے کے تو اس پار بھی آ

''رینگا'' جو جاپانی شاعری ہے اور جسے اردو ادب میں ڈاکٹر فراز حامدی نے روشناس کرایا ہے۔ مختلف اوزان پر مبنی پانچ مصرعی نظم ہے۔ جس کے اولین تین مصرعے ایک شاعر تخلیق کرتا ہے اور دوسرا شاعر دو مصرعوں کے اضافے سے نظم مکمل کرتا ہے۔ شمیم انجم وارثی کی ہمت کو سلام پیش کیجئے کہ انہوں نے اس جاپانی شعری صنف میں بھی نعت کے گلشن کھلا اور مہکا دیے ہیں۔ نمونہ ملاحظہ ہوں:

باشتر اک فلاں

نبیوں میں برتر

کام آئیں گے حشر میں

شافعِ محشر

مانے خدا ان کا کہا

بخشش کی پھر فکر کیا

تھا خالق کا نور

جس سے یہ دنیا بنی

ہوا فلک کا ظہور

دنیا میں اک نور کو

لانا تھا حضور کو

شمیم انجم وارثی نے کتاب کا اختتام منقبتوں پر کیا ہے۔ ان کی یہ منقبت بھی ان کی نعتوں کی طرح

زود اثر ہیں اور لائق تحسین بھی۔ مجھے یقین ہے کہ ''حرف حرف خوشبو'' کی اشاعت سے موصوف کے شاعرانہ وقار میں اضافہ ہوگا اور ان کی حمدیہ نعتیہ شاعری کی عالمی پیمانے پر خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔

نعتیہ ریگاز

باشتراک فراز حامدی

نبیوں میں برتر
کام آئیں گے حشر میں
شافعِ محشر

مانے خدا ان کا کہا
بخشش کی پھر فکر کیا

سید مختار ٹونکی

رہوں نہ میں خالی
چھونے کو مل جائے جو
روضے کی جالی

روضہ مرا ارمان ہے
اسی میں اٹکی جان ہے

رفیق شاہین

تھا خالق کا نور
جس سے یہ دنیا بنی
ہوا فلک کا ظہور
دنیا میں اک نور کو
لانا تھا جو حضور کو

عبید حاصل

دنیا ہے ظالم
عالم ہیں، جاہل یہاں
جاہل ہیں عالم
مولا جہل کو دے لگام
پھیلا جگ میں علم کا نام

اسلم حنیف

کیسی مقدس ذات
اپنے رسولِ پاک کی
جو ہیں والا صفات
آپ کے سر کا تاج بنی
یہ معراج کی برتری

نسرین نقاش

اے شاہِ بطحیٰ
مدت سے ہے آرزو
مجھے مدینے بُلا
روضے کا دیدار ہو
میرا بیڑا پار ہو

طاہر رزاقی

قرآن پڑھتے تھے
ساتھ ہی وہ کفار سے
جنگ بھی لڑتے تھے
ڈرتے نہ تھے تلوار سے
پیش آتے تھے پیار سے

شارق عدیل

بھیجا جس پہ سلام
قرآں میں اللہ نے
ہے وہ محمدؐ نام
دور ہوں سارے رنج و غم
بھیجیں اُن پہ درود ہم

سیما فریدی

مجھ سی نہیں غریب
یہ دولت کس کام کی
آپ نہیں جو قریب
ہوا اُڑا لے جائے قریں
آپ جہاں جلوہ نشیں

نسرین نکہت

کیسا تھا کردار
''کوڑے والی'' کے لیے
بھی تھا دل میں پیار
بھول کے اس کی عصبیت
پوچھ رہے تھے خیریت

پھیلی تھی ظلمت
عرب کی وادی پر محیط
تھا دورِ وحشت
علم کی دے کر روشنی
آپ نے بخشی زندگی

اس میں کیا ہے شک
آپ کے ہونے سے ہی ہے
دھرتی اور فلک
آپ کو آنا تھا یہاں
بے زمیں و آسماں

کھول کے سارے راز
سکھلائے ہیں آپ نے
جینے کے انداز
کر کے فنا حیوانیت
چمکائی انسانیت

مِٹا کے بھید اور بھاؤ
آپ کا یہ فرمان تھا
سب کے کام میں آؤ
تھا اس میں سب کا بھلا
ہُوا سبھی کا فائدہ

چھائے ہیں طوفان
آقا ہم پر رحم کر
مشکل میں ہے جان
جان کا دشمن شہر ہے
لمحہ لمحہ قہر ہے

کیسے ہو مدحت
آقا میری زبان کو
ہوتی ہے لُکنت
کیسے ہوں مجھ سے بیاں
آپ کی ساری خوبیاں

ہے دل میں ارمان
آپ کا لب پر نام ہو
جس دم نکلے جان
آئے میٹھی نیند مجھے
موت بھی ہو پھر عید مجھے

یاد کروں دن رین

آپ کی یادوں سے ملے

میرے دل کو چین

خواب میں ہی اب ہو گزر

دیکھوں آپ کو ایک نظر

آپ مرا ایقان

دل میں یونہی بنے رہیں

آپ مرے مہمان

کھِلے تمنا کی کلی

میں بھی بن جاؤں ولی

بڑی تیز ہے دھوپ

جھلس کے صحرا میں مرا

بگڑ گیا ہے روپ

کرم ہو مجھ پر آپ کا

برسے رحمت کی گھٹا

ڈاکٹر ساحر شیوی

(لیوٹن، برطانیہ)

حمد

کلیوں نے بصد شوق پڑھا اللہ ہی اللہ
پھولوں کی زباں پر ہے سدا اللہ ہی اللہ

سو بار ہواؤں نے لیا پیار سے بوسہ
جب ریت پہ لہروں نے لکھا اللہ ہی اللہ

بلبل کی چہک میں ہے ترے ذکر کی خوشبو
باغوں میں، درختوں کی صدا اللہ ہی اللہ

مصروف ترے ذکر میں لہروں کی نمازیں
ہر آن سمندر کی ندا اللہ ہی اللہ

شبنم سے وضو کرتی ہوئی پنکھڑی گل کی
ہر صبح کی ہے حمد و ثنا اللہ ہی اللہ

یوں دیکھ کے اک ننھے فرشتے کی عبادت
چپکے سے فلک نے یہ کہا اللہ ہی اللہ

غنچے بھی کلی پھول بھی شبنم بھی شفق بھی
سب مل کے کریں تیری ثنا اللہ ہی اللہ

حمد

آنکھیں، چہرہ، پیشانی ، سر تیرا ہے
میں جس میں رہتا ہوں وہ گھر تیرا ہے

ساری دنیا چاہے جس جا سر ٹکرائے
میں جس جا جھکتا ہوں وہ در تیرا ہے

اپنا تو صحراؤں کا بے جان کھنڈر!
روحوں کا بیتاب سمندر تیرا ہے

گمراہی تاریک ڈگر کی میری ہے
روشن قدموں والا رہبر تیرا ہے

میں مردِ میدان ہوں؛ ادنیٰ خاک بشر
نورانی جسموں کا لشکر تیرا ہے

میں ہوں مدارِ ارض پہ نقطے کی مانند
اک اک دھرتی، اک اک امبر تیرا ہے

کعبہ ہو یا بُت خانہ یا قلبِ شمیمؔ
ہر گھر میں نورانی منظر تیرا ہے

حمد

پھولوں کو خوش رنگ بنانے والا تو
اور ان میں خوشبو مہکانے والا تو

تو چاہے تو مٹی بھی سونا ہو جائے
ایسا کرشمہ صرف دکھانے والا تو

میری ہستی کاغذ کی اک کشتی سی
اس کشتی کو پار لگانے والا تو

مٹی کی اوقات ہی کیا جو لب کھولے
ہر مٹی میں نور جگانے والا تو

ساری آنکھیں تیرے جلووں کی محتاج
ہر شے پر قادر ہو جانے والا تو

عرشِ معلیٰ کا اندازہ ناممکن
چاروں جانب فرش بچھانے والا تو

غیر کے آگے کیوں پھیلائے ہاتھ شمیمؔ
مولا سب کی لاج بچانے والا تو

حمد

صبح صبح روشن ہے، رات رات روشن ہے
اے خدا! دو عالم میں تیری ذات روشن ہے

ڈال ڈال روشن ہے پات پات روشن ہے
تیرے دم سے پھولوں کی کائنات روشن ہے

تم نے کس سیاہی سے لکھ دیا قرآن ایسا
حرف حرف روشن ہے، بات بات روشن ہے

ہے زمین پر روشن تیری جلوہ آرائی
اور فلک پہ تاروں کی اک برات روشن ہے

صبح کے اُجالوں میں نور ہے ترا شامل
اور شب کی آنکھوں میں اک حیات روشن ہے

اس قدر فروزاں ہے شمع تیری یادوں کی
جیسے رات پونم کی میرے ساتھ روشن ہے

قدسیانِ عرش بھی چومتے ہیں آ آکر
جب سے اے شمیمؔ انجم لب پہ نعت روشن ہے

حمد

غموں سے کر مجھے آزاد ربّا
دلِ محزوں ہو میرا شاد ربّا

تری یادوں کے پودے لہلہائے
زمینِ دل ہوئی آباد ربّا

مدینے کا سفر کردے مقدّر
کبھی سُن لے مری فریاد ربّا

سماعت کی ہے جب جب حمد تیری
فرشتوں نے بھی دی ہے داد ربّا

سوا تیرے خدا خود کو جو سمجھے
اُسے کر خانماں برباد ربّا

یہ جب ہوگا تری توفیق ہوگی
پڑھے قرآں مری اولاد ربّا

حمدیہ رُباعی

یہ کان بھی اس کے ہیں سماعت اس کی
قرآن بھی اس کا ہے، تلاوت اس کی
ہر چیز پہ قادر ہے فقط ربّ قدیر
دھرتی سے فلک تک ہے حکومت اس کی

حمدیہ دوہے

سب فانی ہے سائیاں! باقی بس تو ایک
کوئی کیا سمجھے تجھے، تیرے روپ انیک

☆

کرپا تیری سائیاں! سب پر اپرمپار
تو جگ کا کرتا رہے، تو ہی پالن ہار

☆

آنگن میں پانی پڑے چھت پہ اُترے دھوپ
تو ہی جانے سائیاں! تیرے کتنے روپ

حمدیہ ماہیے

رزاق ہے رازق ہے
مالکِ کُل تو ہی
سنسار کا خالق ہے

الطافِ کرم مانگوں
ربِ دو عالم سے
میں زورِ قلم مانگوں

کشتی کو کنارہ دو
بحرِ تلاطم میں
للہ سہارا دو

مناجات

غربت میں یہ شان عطا کر یا اللہ
میرے گھر مہمان عطا کر یا اللہ

جس میں کھلیں ہوں گلشنِ زہرہ کے دو پھول
اک ایسا گلدان عطا کر یا اللہ

ہم کو زباں وہ دے جو تیری حمد کرے
سننے کو دو کان عطا کر یا اللہ

ہم جیسوں کو شیش محل سے کیا لینا
مٹّی کے دالان عطا کر یا اللہ

پیاس بجھاؤں علم و ہنر کے پانی سے
دریائے فیضان عطا کر یا اللہ

پھیلے گی مفہوم کی خوشبو دنیا میں
لفظوں میں وہ جان عطا کر یا اللہ

اب تو شمیمؔ انجم کو ساری دنیا میں
ایک الگ پہچان عطا کر یا اللہ

مناجات

تم جسے چاہو اُسے عرش کا زینہ دے دو
مری آنکھوں کو مگر خوابِ مدینہ دے دو

مشک وعنبر کی طلب ہے نہ مجھے پھولوں کی
جسمِ سرکار کا اک قطرہ پسینہ دے دو

جس پہ نامِ شہِ کونین لکھا ہو یارب
بحرِ آلام میں اک ایسا سفینہ دے دو

ایک بھی سانس نہ لوں ذکرِ محمدؐ کے بغیر
عشقِ سرکار میں جینے کا قرینہ دے دو

جس میں عکسِ رُخِ سرکارِ مدینہ جھلکے
مجھ کو ایسا کوئی انمول نگینہ دے دو

مالکِ کوثر و تسنیم تمہیں ہو آقاؐ
تشنگی لے لو مری، ساغر و مینا دے دو

اس شمیمؔ دلِ خستہ کو مرے ربِّ کریم
ہر مہینے کے عوض حج کا مہینہ دے دو

سلام

سلام اُس پر کہ جو وجہِ شفاعت بن کے آیا ہے
سلام اُس پر جو دو عالم کی رحمت بن کے آیا ہے

سلام اُس پر سنوارا گیسوئے انسانیت جس نے
سلام اُس پر جو شانِ آدمیت بن کے آیا ہے

سلام اُس پر دیا درسِ وفا جس نے زمانے کو
سلام اُس پر جو اندازِ محبت بن کے آیا ہے

سلام اُس پر رموزِ معرفت جو آیا سمجھانے
سلام اُس پر جو وحدت کی حقیقت بن کے آیا ہے

سلام اس پر جو ابراہیمؑ کی سنت ادائی کی
سلام اُس پر جو قربانی کی عظمت بن کے آیا ہے

سلام اُس پر دکھایا جس نے آ کر حسن مولائی
سلام اُس پر کہ جو مولا کی صورت بن کے آیا ہے

سلام اُس پر شمیم انجم جو منشا ہائے وحدت ہے
سلام اُس پر جو سرتاپا مشیت بن کے آیا ہے

آ گئے احمد مختار مدینے والے
ہم غریبوں کے مددگار مدینے والے

اپنے جیسا انہیں کہنا نہ بشر اے لوگو!
سارے نبیوں کے ہیں سردار مدینے والے

ہے تمنا کہ کبھی گنبدِ خضرا دیکھوں
مجھ کو بلوایئے سرکار مدینے والے

اپنا ایمان ہے خطرے میں جہالت کے سبب
ہے کرم آپ کا درکار مدینے والے

میں تو آقا ہی کہوں چاہے منافق جو کہیں
آپ ہیں صاحبِ کردار مدینے والے

سر کے بل پہنچے کبھی آپ کے روضے پہ شمیمؔ
ہو کرم آپ کا اک بار مدینے والے

مدینے کی شام و سحر اللہ اللہ
لُٹاتی ہے رحمت گہر اللہ اللہ

وہاں پہنچے محبوبِ داور جہاں پر
فرشتوں کے جلتے ہیں پر اللہ اللہ

گزرتے ہیں پُل سے غلامِ محمدؐ
بچھائے ہیں جبریل پر اللہ اللہ

غریبوں کے داتا، یتیموں کے والی
لقب جن کا خیر البشر اللہ اللہ

تصور میں آئے وہ نورِ مجسم!
منور ہوئے بام و در اللہ اللہ

جدھر تھے رسولِ خدا روزِ محشر
ہوئی شانِ رحمت اُدھر اللہ اللہ

جہاں سرنگوں ہے شمیمؔ عرشِ اعظم
نبیؐ کا ہے وہ سنگِ در اللہ اللہ

زندگی شاد کام ہو جائے
اُن کے منگتوں میں نام ہو جائے

بادۂ عشق مصطفیٰؐ کی قسم
مجھ پہ توبہ حرام ہو جائے

صبح مکہ میں ہو اگر میری
شہرِ طیبہ میں شام ہو جائے

اے صبا! حالِ دل مرا کہنا
گر مدینہ قیام ہو جائے

میں جو پلکوں سے چوم لوں روضہ
دل کی حسرت تمام ہو جائے

اس کے قدموں کو چوم لے جنت
جو نبیؐ کا غلام ہو جائے

یہ شمیمِ حزیں کی حسرت ہے
نعت گوئی میں نام ہو جائے

گنجِ احساس میں جلووں کا خزینہ آئے
جب تصور میں رُخِ شاہِ مدینہ آئے

صبحِ صادق کی ضیا ہو کہ شبِ تاب کا نور
دیکھ لے عکس تو جلووں کو پسینہ آئے

میم احمد کی تب و تاب کہ اللہ اللہ
ضو فشاں جیسے انگوٹھی میں نگینہ آئے

دین و دنیا کی جو دولت بھی ملے ٹھکرادوں
میرے حصّے میں اگر خوابِ مدینہ آئے

اشک ٹپکے ہیں لہو بن کے مری آنکھوں سے
جب کبھی یاد مجھے حج کا مہینہ آئے

بن گیا حبِ نبیؐ جیسے سہارا دل کا
بحرِ آلام میں جب اپنا سفینہ آئے

پیاس کی آگ بجھانے کے لیے دیکھ شمیمؔ
جام کوثر کا لیے شاہِ مدینہ آئے

جان کی جان رسولِ اعظم
دین و ایمان رسولِ اعظم

رب کی پہچان رسولِ اعظم
حسنِ عرفان رسولِ اعظم

زندہ قرآن رسولِ اعظم
حق کا فرمان رسولِ اعظم

جن کے محکوم سلاطینِ زمن
اور سلطان رسولِ اعظم

مشکلِ امتِ عاصی اب تو
کیجیے آسان رسولِ اعظم

دین و ایمان دل و جانِ شمیمؔ
تجھ پہ قربان رسولِ اعظم

پھولوں میں تازگی ہے بہاروں میں مستیاں
نعتِ رسولؐ پڑھتی ہیں طیبہ کی تتلیاں

ہم عاصیوں سے کیا ہو بیاں عظمتِ رسولؐ
پوچھے کوئی خدا سے نبیؐ کی بلندیاں

صابر تھے اس قدر کہ نہیں صبر کی مثال
اُن کو بھی دی دعائیں جنہوں نے دی گالیاں

رحمت کے پالنے میں تھے سرکار جلوہ گر
حوریں سُنا رہی تھیں ہمہ وقت لوریاں

لب پر ہو اس گھڑی مرے کلمہ حضور کا
بندھ جائیں جس گھڑی مری سانسوں میں ہچکیاں

رکھ کر میں سر پہ کرتا طوافِ جہاں شمیمؔ
مل جاتیں مصطفٰی کے جو پاؤں کی جوتیاں

جو تھا روزِ ازل سے زینتِ عرشِ بریں ہو کر
وہی آیا جہاں میں رحمتہ للعالمیں ہو کر

تمامی انبیاء آئے گئے خندہ جبیں ہو کر
مگر محبوبِ حق آئے شفیع المذنبیں ہو کر

وہی اک نور جو چمکا تھا پیشانیِ آدم میں
جہاں کو آشکارہ کردیا نورِ مبیں ہو کر

کبھی آیا وحی لے کر وہ نامہ بر کی صورت میں
کبھی آیا جنابِ یار میں روح الامیں ہو کر

یہی اپنی متاعِ دین و دنیا ہے شمیمؔ انجم
رہے تا زندگی عشقِ محمدؐ دلنشیں ہو کر

فرش سے عرش تلک پھیلی ہے نکہت تیری
ہے بہارِ گل و گلزار محبت تیری

تیرا دانہ تیرا پانی ہے میسّر مجھ کو
''شاملِ حال ہے ہر لمحہ عنایت تیری''

قبر سے حشر تلک یا شہِ ابرار فقط!
پیش آئے گی ہر اک گام ضرورت تیری

میں گنہگار، خطاکار، سیہ کار سہی
سارے نبیوں کو رسولوں کو ہے حاجت تیری

تیری عظمت کا احاطہ کرے کیسے کوئی
زلفیں واللیل ہیں والشمس ہے صورت تیری

اک شمیمؔ دلِ خستہ کی تمنا ہے یہی
خواب ہی میں سہی ہو جائے زیارت تیری

وہ نظر دیجیے سرکار رسولِ عربی
کرسکوں آپ کا دیدار رسولِ عربی

حشر کی دھوپ میں پھیلائیں برائے رحمت
سایۂ زلفِ طرحدار رسولِ عربی

کیسے محفوظ رہے عظمتِ ایمان یہاں
رہزنی ہے سرِ بازار رسولِ عربی

آپ کے پائے مقدس کا یہی ہے اعجاز
صحرا صحرا ہے چمن زار رسولِ عربی

ڈوب جائے گی بھلا دین کی کشتی کیسے
ناخدا جب کہ ہیں سرکار رسولِ عربی

سرمرے کارِ گنہ ہوتے ہیں درپردہ شمیمؔ
تیری رحمت سرِ بازار رسولِ عربی

اِدھر اچھا نہیں لگتا، اُدھر اچھا نہیں لگتا
نہیں ہوتے شہِ بطحا جدھر اچھا نہیں لگتا

چلو مانا ستاروں سے حسیں ہے چاند کا چہرہ
مرے آقا کے تلووں سے مگر اچھا نہیں لگتا

یہ کیسی انسیت ہے عشق ہے دل کا تعلق ہے
نہ دیکھوں گنبدِ خضرا اگر اچھا نہیں لگتا

بسی ہے جب سے تصویرِ مدینہ میری آنکھوں میں
وطن اچھا نہیں لگتا ہے، گھر اچھا نہیں لگتا

بشر ہوکر جو کہتا ہے بشر محبوبِ داور کو
خدا کو بھی شمیمؔ ایسا بشر اچھا نہیں لگتا

موسمِ گل موسمِ گلزار ہونا چاہیے
ہر گھڑی ذکرِ شہِ ابرار ہونا چاہیے

یوں اسیرِ گیسوئے خمدار ہونا چاہیے
روبرو روئے جمالِ یار ہونا چاہیے

بھیجئے بہرِ خدا صبح و مسا اُن پر درود
عشق ہے تو عشق کا اظہار ہونا چاہیے

ٹکڑا ٹکڑا ہو گیا ہے میری تہ داری کا چاند
اک اشارہ آپ کا سرکار ہونا چاہیے

ہے تمنا جب کھُلیں آنکھیں ہماری قبر میں
یا نبیؐ بس آپ کا دیدار ہونا چاہیے

نعت لکھنے کا مزا جب ہے تصور میں شمیمؔ
شہرِ طیبہ کا حسیں دربار ہونا چاہیے

ہر طرف نور کا پُر کیف سماں ہوتا ہے
''جب کہیں ذکرِ شہِ کون و مکاں ہوتا ہے''

لطف دیدار محمدؐ کا گماں ہوتا ہے
جب کبھی وصفِ نبیؐ وردِ زباں ہوتا ہے

اُس کی عظمت کا طرفدار جہاں ہوتا ہے
عشق جس دل میں محمدؐ کا نہاں ہوتا ہے

سانسیں پڑھتی ہیں سدا عشقِ محمد میں درود
اور تصور میں مدینے کا سماں ہوتا ہے

ذہن ہے سوچ اگر آنکھ ہے پڑھ لے ناداں
مرتبہ ان کا تو قرآں سے عیاں ہوتا ہے

دل تو رہتا ہے طوافِ درِ والا میں مگن
ہاں فقط جسم مرا جسم یہاں ہوتا ہے

خاکِ نعلین مبارک کبھی مل جائے شمیمؔ
ہر گھڑی دل میں یہ ارمان جواں ہوتا ہے

ملا جب سے مجھے دامن تمہارا یا رسول اللہ
بلندی پر ہے قسمت کا ستارا یا رسول اللہ

معطّر ہے ترے اوصاف کی پاکیزہ خوشبو سے
کلامِ پاک کا ہر ایک پارہ یارسول اللہ

منور کردیا ظلمت کدۂ کفر کو تم نے
بہا کر نور کا ہر سمت دھارا یا رسول اللہ

نہیں کچھ تو ہمارے ہاتھ سے جنت نہیں جاتی
محبت میں بھی گر ہوتا خسارا یا رسول اللہ

فرشتے بھی مچل کر چومتے ہیں میرے ہونٹوں کو
میں جب بھی نام لیتا ہوں تمہارا یا رسول اللہ

سمجھ لوں گا یہی معراج ہے اپنے مقدر کی
اگر ہوجائے طیبہ کا نظارہ یا رسول اللہ

سرِ محشر شمیمؔ وارثی کی لاج رکھ لینا
تمہیں ہو بے سہاروں کا سہارا یا رسول اللہ

جب بھی توصیفِ نبیؐ مدحتِ سرور لکھنا
باوضو ہو کے قلم مشک سے دھوکر لکھنا

اتنا آسان نہیں وصفِ پیمبر لکھنا
سب سے بہتر ہے انھیں مالک و سرور لکھنا

جب کہ قرآں نے کہا ہے انھیں طٰہٰ یٰسین
دونوں عالم سے انھیں بہتر و برتر لکھنا

پہلوئے عشقِ محمدؐ میں دھڑکتے دل کو
جذبۂ شوق کا بیتاب سمندر لکھنا

جن کی خاطر ہوئی تخلیق جہانِ ہستی
ان کو لولاک لما ، مظہرِ داور لکھنا

شدتِ یادِ نبیؐ سے شبِ ہجراں میں اگر
اشک آنکھوں سے جو ٹپکے انھیں گوہر لکھنا

حمد ہو نعت ہو یا کوئی مناجات شمیمؔ
فکر و احساس کے انداز بدل کر لکھنا

صبا ہر گل کی پیشانی پہ یہ پیغام لکھ دینا
مہکتی خوشبوؤں سے مصطفیٰ کا نام لکھ دینا

اگر لکھنا طوافِ کعبۂ اقدس مقدر میں
تو میرے نام طیبہ کی سنہری شام لکھ دینا

ازل سے اپنے لب پر تشنگی میں نے سجائی ہے
مرے حصے میں کوثر کا چھلکتا جام لکھ دینا

نبی کے در کے ذرے کو جمالِ کہکشاں لکھنا
تو خارِ کوچۂ طیبہ کو بھی گلفام لکھ دینا

سدا پلکوں سے میں اپنی بُہاروں روضۂ اطہر
خداوندا! مری قسمت میں یہ انعام لکھ دینا

قضا کے بعد بھی ہو صورتِ سرکار آنکھوں میں
یہ تحفہ آخرت کا بھی ہمارے نام لکھ دینا

اگر ہچکولے کھائے کشتیِ ہستی شمیم انجم
تو کشتی پر امام الانبیاء کا نام لکھ دینا

پھولوں سے شگفتہ ہے، قمر سے تو حسیں ہے
تجھ جیسا شہا کوئی نہیں کوئی نہیں ہے

قرآں کی ہر اک بات پہ ایمان و یقیں ہے
سلطانِ فلک ہے تو ہی سلطانِ زمیں ہے

جس روضۂ انوار پہ خم عرشِ بریں ہے
اُس روضۂ انوار پہ خم میری جبیں ہے

ہر در کا بدل ڈھونڈے سے مل جائے گا لیکن
تمثیل کہیں شہرِ مدینہ کی نہیں ہے

پیش آئیں گے محشر میں فرشتے بھی ادب سے
عشقِ شہِ کونین اگر دل میں مکیں ہے

کہہ دوں گا مدینے میں پہنچ کر شمیمؔ ان سے
جینا بھی یہیں ہے مجھے مرنا بھی یہیں ہے

چلو یہ مانا وہ اک بشر ہے
وہی تو نورِ خدا مگر ہے

خدا نہیں ہے، کرے خدائی
وہ کتنا نبیوں میں معتبر ہے

ادب سے نام رسولؐ لینا
وہ محترمؑ ہے عظیم تر ہے

نہ چاند میں ہے نہ کہکشاں میں
چمک حلیمہ جو تیرے گھر ہے

فرشتے ہونٹوں کو چومتے ہیں
جو نعتِ سرور زبان پر ہے

مرے گناہوں کی لاج رکھنا
کہ تاجِ بخشش تمہارے سر ہے

مدینہ کہتی ہے جس کو دنیا
وہی رسولِ خدا کا گھر ہے

شمیمؔ اعزاز ہے یہ اس کا
''اُدھر خدائی ہے وہ جدھر ہے''

ہنستے ہوئے مرنے کی دعا مانگ رہا ہوں
بیمار نبیؐ کا ہوں دوا مانگ رہا ہوں

اب شہر میں پُرکیف فضا مانگ رہا ہوں
گیسوئے معنبر کی ہوا مانگ رہا ہوں

اے بادِ صبا خاکِ مدینہ ہی اُٹھالا!
بے نور نگاہوں کی ضیا مانگ رہا ہوں

اک بار بھی طیبہ کی زیارت ہو میسّر
سرکار کی سرکار میں کیا مانگ رہا ہوں

جنت کی طلب ہے نہ خزانے کی تمنّا
اک نظرِ کرم روزِ جزا مانگ رہا ہوں

گلزارِ مدینہ کی طرف آنکھ جھکا کر
بلبل سے چہکنے کی ادا مانگ رہا ہوں

سب جود و کرم مانگے خدا سے شمیمؔ انجم
میں نسبتِ محبوبِ خدا مانگ رہا ہوں

صلہ ذکرِ نبیؐ کا پا رہا ہوں
مدینہ جا رہا ہوں آ رہا ہوں

جو کہتے ہیں نبیؐ کو اپنے جیسا
میں ان کو آئینہ دکھلا رہا ہوں

زمیں والے ہیں کیا نعتِ نبیؐ سے
فلک والوں کا دل بہلا رہا ہوں

ہے نمدیدہ مہ و انجم فلک پر
میں ذکرِ کربلا دوہرا رہا ہوں

درودوں سے سجا کر دل کی دنیا
مزہ عرشِ بریں کا پا رہا ہوں

کہاں میں ہوں کہاں کوئے مدینہ
دلِ بیتاب کو سمجھا رہا ہوں

شمیمؔ انجم درِ حمد و ثنا پر
عقیدت کا علَم لہرا رہا ہوں

خاکِ طیبہ مری آنکھوں کو میسّر ہو جائے
اوج پر شاہِ اممؐ میرا مقدر ہو جائے

وہ شہنشاہِ زمانہ ہے زمانے والو!
جو درِ شاہِ مدینہ کا گداگر ہو جائے

پردہ چہرے سے ہٹائیں تو اُجالا پھیلے
کھولیں گیسو تو فضا ساری معطّر ہو جائے

سجدۂ اشک لُٹائے گا مرا دل آقاؐ
روضۂ پاک نظر کو جو میسّر ہو جائے

غیر آباد مرے قلب کا گوشہ گوشہ
شاہِ کونین کی یادوں سے معطّر ہو جائے

ہے یہی عرضِ تمنا کہ قضا سے پہلے
حاضری شاہِ عربؐ آپ کے در پر ہو جائے

اُن کے تلووں سے رہوں میں بھی لپٹ کرائے شمیمؔ
خاکِ طیبہ کی طرح میرا مقدر ہو جائے

دل کی ہر آہ میں اتنا تو اثر ہو جائے
میں اِدھر تڑپوں اُدھر اُن کو خبر ہو جائے

آپ رحمت کے پیمبر ہیں رسولِ عربیؐ
ہم غلاموں پہ بھی اک لطفِ نظر ہو جائے

چہرہ قرآن، بدن نور کا اللہ اللہ
اک جھلک دیکھ کے دیوانہ بشر ہو جائے

پائے اقدس کی چمک سے ہیں ستارے روشن
آپؐ منہ پھیر لیں بے نور قمر ہو جائے

اس سے پہلے کہ قضا آئے تمناؤں کو
یا نبیؐ شہرِ مدینہ کا سفر ہو جائے

میں سمجھ لوں گا محبت کی یہی ہے معراج
مدحتِ نور کا حاصل جو ہنر ہو جائے

ہے شمیمؔ اس شہِ کونین کی رحمت پہ نثار
جس کے دربار میں ذرہ بھی گہر ہو جائے

جنت میں ہے نہ لالہ وگل کے جگر میں ہے
خوشبو تو دو جہاں کی حلیمہ کے گھر میں ہے

روشن وہ اک چراغ جو عرشِ بریں پہ تھا
پرتو اُسی چراغ کا شمس و قمر میں ہے

کیسے کسی مقام پہ ٹھہرے مری نظر
روزِ ازل سے گنبدِ خضرا نظر میں ہے

حیراں ہیں قدسیانِ فلک میری موت پر
عشقِ نبیؐ جو ملکِ عدم کے سفر میں ہے

احمد میں ایسے 'میم' کا جلوہ ہے موجزن
جیسے اک آئینہ نہاں آئینہ گر میں ہے

مشتاقِ دید ہوں ترے روئے جمیل کا
دل فرشِ راہ، چشم تری رہ گذر میں ہے

میں وہ غلام حضرتِ ''وارث'' ہوں اے شمیمؔ
منزل حیات وموت کی میری نظر میں ہے

اک ذرّہ حقیر ہوں، گوہر نہیں ہوں میں
خاکِ درِ رسول سے بہتر نہیں ہوں میں

لکھنے کے باوجود بھی نعتِ شہِ امم
محسوس کر رہا ہوں سخنور نہیں ہوں میں

کیا کچھ نہیں ہے پاس جو عشقِ رسول ہے
دنیا سمجھ رہی ہے تونگر نہیں ہوں میں

دامن نبیؐ کا تھام کے محسوس یہ ہوا
دنیا میں اب کسی سے بھی کمتر نہیں ہوں میں

مجھ کو غلامئ درِ والا نصیب ہے
کیسے کہوں کہ اہلِ مقدر نہیں ہوں میں

دل تو قریبِ روضۂ اطہر ہے اے شمیمؔ
مانا قریبِ روضۂ اطہر نہیں ہوں میں

جب جب دیکھوں نور کا جلوہ لگتا ہے
گنبدِ خضریٰ کتنا اچھا لگتا ہے

روئے نبی کو چاند سے مت دو تم تشبیہ!
میلا میلا چاند کا چہرہ لگتا ہے

اُن کے آگے خوشبو کی اوقات ہی کیا
عطر میں ڈوبا جن کا پسینہ لگتا ہے

لب کھولیں تو کانوں میں رس گھل جائے
اُن کا لہجہ کتنا میٹھا لگتا ہے

زُلفیں ہیں واللیل نبی اکرمؐ کی
روئے منور ایک صحیفہ لگتا ہے

کیوں نہ شمیمؔ اس در کی گدائی پر ہو نثار
جس در کا ادنیٰ بھی اعلیٰ لگتا ہے

یہ قمقمے یہ اُجالے یہ رنگ و بو کیا ہے
نبیؐ کا نور نہیں ہے تو چارسو کیا ہے

یہ بوئے گل یہ چنبیلی یہ بھینی بھینی مہک
فقط نبیؐ کا پسینہ ہے رنگ و بو کیا ہے

اُنھیں کا کھاتے ہو اُن ہی کی رحمتوں سے مفر؟
"تمھیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے"

صبا ضرور مدینے سے ہو کے آئی ہے
یہ خوشبو خوشبو ہواؤں میں چارسو کیا ہے

بروئے چشمِ تمنا ہو گنبدِ خضرا !
اس آرزو کے سوا اور آرزو کیا ہے

یہی کہوں گا سدا میں رہوں غلامِ نبیؐ
خدا جو پوچھے گا مجھ سے کہ آرزو کیا ہے

جہاں پہ جاتے ہیں قدسی بھی سر جھکائے شمیمؔ
وہاں پہ کیا تری اوقات اور تو کیا ہے

جو پردہ چہرے سے آقا ہٹائے رہتے ہیں
اندھیرے شرم سے آنکھیں چرائے رہتے ہیں

جمال و نور کی خیرات مانگنے کے لیے
ستارے راہ میں دامن بچھائے رہتے ہیں

سجا کے آپ کی یادوں سے یا شہِ والا
ہم اپنے دل کو مدینہ بنائے رہتے ہیں

انھیں بھنور بھی یقیناً ڈبو نہیں سکتا
جو لَو نبیؐ سے ہمیشہ لگائے رہتے ہیں

درِ رسول پہ سجدہ روا نہیں مانا
ہم اہلِ دل ہیں یہاں دل جھکائے رہتے ہیں

سُنا ہے جب سے مدینہ حسیں ہے جنت سے
تمنّا دید کی دل میں بسائے رہتے ہیں

یہ فیض ان کے پسینے کے ذکر کا ہے شمیمؔ
جو ہم بھی بوئے سمن میں نہائے رہتے ہیں

تری یادیں ہیں جنت کنجِ ایماں دلبری تیری
متاعِ آخرت ہے یا محمدؐ عاشقی تیری

پڑھے جب بھی کوئی قرآن یہ محسوس ہوتا ہے
مہکتی ہے فضا میں گفتگو خوشبو بھری تیری

بشر اندازہ کر سکتا نہیں ہے شانِ رحمت کا
خدا ہی جانتا ہے یا محمدؐ برتری تیری

ہزاروں بار تارے ٹوٹ کر پلکوں سے بکھرے ہیں
کہ جب بھی یاد آئی ہے رسولِ ہاشمی تیری

کبھی لوٹا نہ خالی ہاتھ در سے مانگنے والا
کہ ہے مشہور عالم میں سخاوت اے سخی تیری

کبھی ہم آشنا ہوتے نہ ذاتِ کبریائی سے
اگر حاصل نہ ہوئی شاہِ بطحا رہبری تیری

جو حاصل ہے غلامی درِ وارث علی تجھ کو
بلندی پر ہے قسمت اے شمیمؔ وارثی تیری

جاری رکھو درود کی رفتار رات دن
ہوں گے تصورات میں سرکار رات دن

لو تو لگا کے دیکھئے طیبہ کے چاند سے
''ہوتی رہے گی بارشِ انوار رات دن''

شدّت نہ ہم سے پوچھ فراقِ رسول کی
گردن پہ جیسے چلتی ہے تلوار رات دن

پتوار جس نے عشقِ نبیؐ کو بنالیا
امداد اس کی کرتا ہے منجدھار رات دن

پابند جو نہ ہوگا درود و سلام کا
دوزخ میں وہ جلے گا گنہگار رات دن

یارب! یہی ہے آرزو مرنے کے بعد بھی
پیشِ نظر ہو صورتِ سرکار رات دن

ذکرِ رسول جب سے ہے وردِ زباں شمیمؔ
رہتا ہے دل میں موسمِ گلزار رات دن

یا خدا نبیوں میں اعلیٰ آپؐ ہیں
یا نبیؐ رحمت سراپا آپ ہیں

ہم سیہ بختوں کی خاطر یا رسولؐ!
نور کا دلکش سویرا آپ ہیں

طور پر موسیٰ نے جو دیکھی جھلک
ربِ ارنی کا وہ جلوہ آپ ہیں

ہم گنہگارانِ امت کے لیے
بخششوں کا اک ذریعہ آپ ہیں

مالکِ کُل تک پہنچنے کے لیے
یا نبیؐ بہتر وسیلہ آپ ہیں

دل پہ رکھ کر ہاتھ کہتا ہے شمیمؔ
میرے آقا میرے مولاؐ آپ ہیں

تمنا ہم نہیں کرتے جہاں میں جینے کی
نہ ہوتی آرزو دل میں اگر مدینے کی

مزاج بدلا ہوا ہے حضور دریا کا
بھنور میں آبرو رکھنا مرے سفینے کی

جدھر سے گزرے مہک اٹھے گلشنِ ہستی
وہ عطر بانٹ رہی ہے ہوا مدینے کی

صبا جو کوئے مدینہ سے ہو کے آئی ہے
مہک گلاب سے آنے لگی پسینے کی

گلاب مشک و چمن کی بھی خوشبوئیں ہیں نثار
عجیب بات ہے آقا ترے پسینے کی

بھرا ہو کوثر و تسنیم سے جو شاہِ عربؐ
تمنا دل میں بسی ہے وہ جام پینے کی

نبیؐ کی بات الگ ہے، کوئی شمیمؔ انجم
مثال ڈھونڈ کے لائے ذرا مدینے کی

آفریں صد آفریں صد آفریں
آرہے ہیں رحمۃ للعالمیں

کیا کوئی سمجھے گا رازِ مصطفیٰ
جب سمجھ پائے نہ جبریلِ امیں

پیار لے کر بول اٹھیں آمنہؓ
مصطفیٰ تیرا کوئی ثانی نہیں

ہے یہ میری بندگی کا ماحصل
تیرے در پہ خم رہے میری جبیں

اہلِ عصیاں خوفِ محشر کیوں کریں
آپ ہی ہیں جب شفیع المذنبیں

آپ کا پائے مبارک باادب
چومنے کو جھک گیا عرشِ بریں

آگیا غش حورِ جنت کو شمیمؔ
دیکھ کر سرکار کا روئے حسیں

باخدا باخدا باخدا چاہیے
مجھ کو دامانِ خیر الوریٰ چاہیے

قبر میں حشر میں ، حشر میں قبر میں
یا نبیؐ آپ کا آسرا چاہیے

جس میں آئے نظر صورتِ مصطفیٰؐ
کوئی ایسا حسیں آئینہ چاہیے

موت آئے مدینے کی آغوش میں
عاشقوں کو بھلا اور کیا چاہیے

دل ہے بیتاب جھکنے کی خاطر مگر
نقشِ پائے کفِ مصطفیٰؐ چاہیے

نعت گوئی کا مجھ کو ہنر مل گیا
اے شمیمِ حزیں اور کیا چاہیے

اعمال کے سائے تو ڈرانے میں لگے ہیں
سرکار مگر مجھ کو بچانے میں لگے ہیں

ہے رحمتِ کونین کی کونین میں آمد
عشاق در و بام سجانے میں لگے ہیں

کثرت سے جو پڑھتے ہیں درودِ شہ بطحا
وہ لوگ مقدر کو جگانے میں لگے ہیں

ہاتھوں میں لیے کوثر و تسنیم کے ساغر
وہ تشنہ لبی سب کی بجھانے میں لگے ہیں

سرکار کے آنے کی خبر جب سے ملی ہے!
بت کعبے کے منہ اپنا چھپانے میں لگے ہیں

دنیا تو امیروں کی طرف دیکھ رہی ہے
وہ ناز غریبوں کے اٹھانے میں لگے ہیں

ہے پیش نظر روضۂ آقا جو شمیمؔ آج
جذبات مرے اشک بہانے میں لگے ہیں

جنونِ عشق کی حد سے گزر گیا ہوتا
''تمھاری یاد نہ ہوتی تو مر گیا ہوتا''

خدا گواہ نہ ہوتا ملال مرنے کا
میں ایک بار بھی طیبہ اگر گیا ہوتا

جبیں جھکی ہوئی ہوتی نبیؐ کے قدموں میں
پرندہ روح کا پرواز کر گیا ہوتا

نگاہ روئے منور پہ جو پڑی ہوتی
اندھیرا کفر کا بے موت مر گیا ہوتا

حسینؓ رن میں اگر بے نقاب آجاتے
یزیدِ وقت کا چہرہ اتر گیا ہوتا

نبیوں میں مرتبہ ہے نرالا رسول کا
ثانی رسول کا ہے نہ سایا رسول کا

کرتا میں کس زبان سے توصیف مصطفےٰ
شرحِ کلامِ پاک ہے چہرہ رسول کا

روشن ہیں جس کے دم سے فلک پر مہ و نجوم
وہ نورِ لم یزل ہے سراپا رسول کا

جو جی میں آئے لے لیں غلامانِ مصطفےٰ
جنت بھی ہے رسول کی طیبہ رسول کا

اس کے لیے ہی خلدِ بریں کی بہار ہے
پڑھتا ہے ہر گھڑی جو وظیفہ رسول کا

بک جاتی کائنات یہ ہاتھوں یزید کے
کربل میں گر نہ ہوتا نواسہ رسول کا

سایہ زمیں پہ پڑنا گوارہ نہ تھا شمیمؔ
رکھا نہ رب نے اس لیے سایہ رسول کا

مفلسی! ایسا بھی اک بار تماشا ہو جائے
ہند میں رہ کے مدینے کا نظارہ ہو جائے

تم جو بولو تو ہر اک لفظ سے موتی ٹپکے
''مسکرا دو تو اندھیرے میں اجالا ہو جائے''

چھوڑ دی بس اسی امید پہ کشتی میں نے
تم اگر چاہو تو دریا میں بھی رستہ ہو جائے

اس کو دوزخ کی کبھی آگ نہیں چھو سکتی
مہرباں جس پہ بھی محبوب خدا کا ہو جائے

نعتیہ دوہا غزل

(بقید مطلع)

سر سے پا تک نور ہیں نبیوں کے سلطان
زلفیں ہیں واللیل تو چہرہ ہے قرآن

یہ ہے ان کا مرتبہ یہ ہے ان کی شان
جن پر مہر و ماہ بھی چھڑکیں اپنی جان

اُس سے بڑھ کر کون ہے جگ میں خوش الحان
جو رکھے نعت نبیؐ ہونٹوں پر ہر آن

پھولوں کو خوشبو ملی، خوشبو کو سمان
اور اپنے محبوب کو رب نے دیا قرآن

جو رب کے محبوب کا کرتا ہے سمان
بیشک جنت کا وہی ہوتا ہے مہمان

پڑھ کر ہم نے دیکھ لی نعتِ نبیؐ کی شان
خوشبو خوشبو ہو گیا گھر، آنگن، دالان

مجھ بے بس لاچار پر مولا کر احسان
ان کا روضہ دیکھ لوں دل میں ہے ارمان

نعتیہ رُباعیات

بگڑی ہوئی تقدیر سنور جاتی ہے
اے شومیٔ تقدیر! کدھر جاتی ہے
آ رحمتِ عالم کے درِ اقدس پر
جھولی یہاں ہر ایک کی بھر جاتی ہے

☆

قرآن کا ہر پارہ ہے چہرہ تیرا
آئینۂ شفاف ہے تلوا تیرا
ہر بوند پسینے کی بکھیرے خوشبو
نبیوں میں بہت اعلیٰ ہے رُتبہ تیرا

پھولوں میں بسی ہے جو مہک تیری ہے
لاریب! ستاروں میں چمک تیری ہے
پوشیدہ ہر اک شے میں ہے جلوہ تیرا
ہر دل میں جو اٹھتی ہے کسک تیری ہے

☆

سلطانِ رسولاں ہیں رسولِ اعظم
ہر سمت درخشاں ہیں رسولِ اعظم
یہ مرتبہ یہ شان تو دیکھے دنیا
اللہ کے مہماں ہیں رسولِ اعظم

☆

تاروں نے چمکنے کی ادا پائی ہے
پھولوں نے مہکنے کی ادا پائی ہے
اک سرورِ کونین کی آمد کے طفیل
بلبل نے چہکنے کی ادا پائی ہے

دنیا سے جہالت کو مٹایا کس نے
ظلمت کو ضیا بار بنایا کس نے
ڈوبے ہوئے سورج کو بلایا واپس
یہ معجزہ نبیوں میں دکھایا کس نے

☆

سوئی ہوئی تقدیر جگانے آئے
روتے ہوئے چہروں کو ہنسانے آئے
محبوبِ خدا ہادی و رہبر بن کر
دنیا کو تباہی سے بچانے آئے

☆

اللہ کے محبوب ہیں شاہِ بطحا
نبیوں میں بہت خوب ہیں شاہِ بطحا
ہے ارض و سما نور سے جن کے روشن
وہ نور کے مکتوب ہیں شاہِ بطحا

نعتیہ دوہے

رشک مدینہ پر کرے ہر بستی ہر گاؤں
دھرتی بھی جنت بنی چھو کے نبیؐ کے پاؤں

ان دونوں کے درمیاں اٹکی میری جان
کعبہ ہے عظمت مری طیبہ میری شان

منکر ہے تو کیا ہوا مانگ کے دیکھ اک بار
بڑے دیالو ہیں مرے لولاکی سرکار

تیرے وردِ پاک سے خوش ہوگا معبود
بھیج اس عالی ذات پر صبح و مسا درود

نور و نکہت کی ہوئی محفل میں برسات
تم نے سُنائی جس گھڑی پیارے نبیؐ کی نعت

شمس میں جن کی روشنی، چاند میں جن کا نور
وہ رب کے محبوب ہیں، نبیوں میں مشہور

جن سے چمکے چندرما، جن سے مہکے پھول
وہ رب کے اوتار ہیں جن کا لقب رسول

مجھ سے ہے اچھی مری آنکھوں کی تقدیر
ایک میں کعبہ ایک میں طیبہ کی تصویر

ماری ماری میں پھروں لے کر تیری چاہ
مجھ برہن پر یا نبیؐ کیجیے ایک نگاہ

پنجڑے سے پنچھی اُڑے دل سے اُڑ گئے چین
سُن کر کربل کی کتھا بھر بھر آویں نین

جس دم اُتری فرش پر وہ نورانی ذات
سورج نکلا توڑ کر کفر کی کالی رات

کر دے گا دل آئینہ وہ رزاق رحیم
''انا اعطینا'' کبھی پڑھ کر دیکھ شمیم

ارفع، اعلیٰ مرتبہ اور نرالی شان
دو جگ کے سرکار کا کرے جہاں گن گان

تجھ سے ہے منت مری اے میرے معبود
ہونٹوں پر مرتے سمے جاری رہے درود

احمد تو خود راز ہیں قرآں ہے غماز
راز بنا کر راز کو ''میم'' کو رکھا راز

روشن ہے معراج کی اب بھی وہ تصویر
گرم رہا بستر اگر ہلتی تھی زنجیر

مولا! ہم بندے ترے دل سے ہیں مشکور
تو نے بھیجا دہر میں ایک سراپا نور

گستاخی کے خوف سے تتر بتر ہے جان
نبیوں کے سلطان کا کیسے کروں بکھان

نعتیہ گیت

اے مدینے کی ہوا، اے مدینے کی ہوا
خوشبوئے زلفِ نبیؐ لے کے تو اس پار بھی آ

آنکھیں روشن چہرہ درخشاں
رحل پہ جیسے چمکے قرآں
کتنا حسیں ہے رب کا مہماں
بابِ قرآن کی تفسیر ہے ہر ایک ادا
اے مدینے کی ہوا......................

اللہ اللہ جسم معطّر
گزرے جدھر سے مہکے گھر گھر
ہم نے نہ دیکھا ایسا پیمبر
جس کی خوشبو سے ہے سرشار نبوت کی فضا
اے مدینے کی ہوا....................

میری عبادت عشقِ محمد
میری اطاعت عشقِ محمد
میری شفاعت عشقِ محمد
آتشِ عشق نہ بجھ جائے کہیں بہر خدا
اے مدینے کی ہوا.........................

قبر مری روشن ہوجاتی
دور مری الجھن ہوجاتی
ذات مری کندن ہوجاتی
دیکھ لیتا جو جمالِ رخِ محبوبِ خدا
اے مدینے کی ہوا.........................

رب کی مجھے نعمت حاصل ہے
سب سے بڑی دولت حاصل ہے
مجھ کو شمیمؔ عظمت حاصل ہے
نعت گوئی کا ہنر جو مری قسمت میں ملا
اے مدینے کی ہوا.........................

نعتیہ ماہیے

انمول نگینہ ہے
چشمِ تمنا میں
تصویر مدینہ ہے

سچ مان محمد کا
دونوں جہاں پر ہے
احسان محمد کا

کیا لطف ہے جینے میں
موت نہ گر آئے
سرکار مدینے میں

گرداب میں کشتی ہے
پار لگائے جو
وہ آپ کی ہستی ہے

وہ چاند مدینے کا
درس دیا سب کو
تہذیب سے جینے کا

وہ رب کا دُلارا ہے
روئے حسیں جس کا
قرآن کا پارہ ہے

لفظوں کا خزینہ ہیں
امی لقب جن کا
وہ شاہِ مدینہ ہیں

طوفان بھی ٹل جائے
نامِ نبیؐ جس دم
ہونٹوں پہ مچل جائے

اظہارِ عقیدت ہے
نعتِ نبی پڑھنا
اک جزوِ عبادت ہے

عالم کی تمنا ہے
پیاس بجھانے کو
زم زم کی تمنا ہے

جب ایسا کبھی کرنا
مشک سے منہ دھوکر
تم ذکرِ نبیؐ کرنا

اعلیٰ سے بھی اعلیٰ ہے
رتبہ شہِ دیں کا
نبیوں میں نرالا ہے

محبوبِ خدا تم ہو
رحمتِ دو عالم
نبیوں میں جدا تم ہو

رتبے میں بھی عالی ہے
شان محمدؐ کی
دنیا میں نرالی ہے

گلزارِ مدینہ ہیں
رحمتِ دو عالم
اک نور خزینہ ہیں

جب آئے شہِ عالمؐ
فرطِ عقیدت سے
تھی شاخِ گل تر خم

وہ دل بھی مدینہ ہے
جس میں محمدؐ کی
یادوں کا خزینہ ہے

بگڑی کو بنا لینا
عشقِ محمدؐ سے
دل اپنا سجا لینا

ایمان چمکتا ہے
وصفِ محمدؐ سے
قرآن چمکتا ہے

دل اپنا لہو کر کے
کیجیے تصور بھی
طیبہ کا وضو کر کے

اک بار بُلا لیجیے
روضۂ اقدس پر
سرکار بُلا لیجیے

قدرت کی نشانی ہے
میرے محمدؐ کا
سایہ ہے نہ ثانی ہے

خوشبو سے لدی ہوگی
بادِ صبا جس دم
طیبہ سے چلی ہوگی

رکھ لاج کمینے کی
مجھ کو میسّر ہو
اک شام مدینے کی

اک نور کا دھارا ہے
خلد سے بھی بڑھ کر
طیبہ کا نظارا ہے

ارمان ہے سینے میں
پہنچوں کبھی آقا
اک بار مدینے میں

چاہت کا نگینہ ہے
آنکھ میں ہے کعبہ
اور دل میں مدینہ ہے

انمول خزینہ ہے
مشک کہیں جس کو
آقا کا پسینہ ہے

لو ہم نے لگالی ہے
آنکھ میں ہر لمحہ
روضے کی ہی جالی ہے

بہتر سے بہتر بھی ہیں
ہادیٔ اعظم ہی
نبیوں کے بھی سرور ہیں

تنویر جگاتا ہوں
دل میں مدینے کی
تصویر بناتا ہوں

تم شانِ نبوت ہو
پیارے نبی میرے
تم منبعٔ رحمت ہو

ذیشان ہوئے تم ہی
عرشِ معلیٰ کے
مہمان ہوئے تم ہی

ماہیے

[نذرِ شہیدانِ کربلا]

کربل کی کتھا سن کے
اہلِ حسینی کی
آنکھوں سے لہو ٹپکے

سر اپنا کٹایا ہے
آلِ نبیؐ نے یوں
اسلام بچایا ہے

منقبتی کے ماہیے

[بہ بارگاہِ سیدنا خواجہ معین الدین چشتیؒ میں]

اس روضۂ چشتی پر
نور برستا ہے
اجمیر کی دھرتی پر

آفت سے نہ گھبراؤ
بات مری مانو
اجمیر چلے آؤ

وہ ہند کا راجا ہے
مانگ وہاں جاکر
پرجا کا وہ داتا ہے

وہ غوث کا ہے دلبر
جس نے کرامت سے
کوزے میں کیا ساگر

ہو کتنے سخی خواجہ
لے کے مرادِ دل
جاتے ہیں سبھی خواجہ

عثمان کے پیارے ہیں
خواجہ معین الدین
زہرا کے دُلارے ہیں

نعتیہ ہائیکو

وصفِ شانِ نور
مشک سے قلم دھو کر
کیجیے حضور

سید البشر
آپ کے اشارے پر
شق ہوا قمر

دے کوئی مثال
کون ہے محمدؐ سا
صاحبِ جمال

دشمنِ حضور
بے دریغ دوزخ میں
جائیں گے ضرور

حسنِ بے مثال
رحمتِ دوعالم ہیں
آمنہ کے لال

وہ شیریں گفتار
لب کھولیں تو پھول جھڑے
محبوبِ غفار

ہوتی دعا مقبول
پیشانی پر مل لیتا
پائے نبیؐ کی دھول

دیکھے کوئی یہ شان
پیارے نبیؐ کے ہاتھوں پر
لائے عمر ایمان

پیارے نبیؐ کی شان
زلفیں ہیں واللیل تو
چہرہ ہے قرآن

طیبہ کی اک شام
لکھ دے نبیؐ کے صدقے میں
مولا میرے نام

بول اٹھا قرآن
نبیوں میں سب سے اعلیٰ
شاہِ امم کی شان

نبیوں کے مہراج
رکھنا اپنی امت کی
محشر کے دن لاج

اے میرے معبود
بعدِ قضا بھی ہونٹوں پر
جاری رہے درود

نعتوں کے اشعار
جس جا پڑھ دوں، ہوتی ہے
رحمت کی بوچھار

نبیوں کے سلطان
آپ کے دم سے ہے روشن
مومن کا ایمان

پیارے نبیؐ کی نعت
نوکِ قلم تو کیا لکھے
کیا تیری اوقات

ہے اس پر ایمان
عشقِ نبیؐ کی دولت ہے
بخشش کا سامان

لب پہ ہو درود
جب تلک رہے قائم
یا خدا وجود

شاہِ ذوالکرام
ہیں تمام نبیوں کے
آپ ہی امام

روئے مصطفیٰ
دیکھ کر ملائک بھی
بولے مرحبا

سجدۂ رسول
ہے نمازِ الفت میں
مومنو! قبول

تیرگی چھٹی
جب ہوئی شمیمؔ انجم
آمدِ نبیؐ

نعتیہ ترکا

(۵+۷+۵+۷+۷=۳۱ اوقاف میں)

یا مدنی سرکار
مجھ کو بلوا لیجیے
طیبہ میں اک بار
مفلس کی ہے التجا
سن لیجیے بہر خدا

جگنو تارے پھول
پائے نبیؐ کے آگے ہیں
ساری چیزیں دھول
ہے رب کا فرمان یہی
بول اٹھا قرآن یہی ٭

دنیا تشنہ کام
اپنے آقا سے مانگے
کوثر کا اک جام
جود و سخا کا دریا ہے
وہ نبیوں میں اعلیٰ ہے

ہے نسخہ معقول
پیشانی پہ مل لیجیے
پائے نبیﷺ کی دھول
بخشش کا اعلان ہے یہ
جنت کا سامان ہے یہ

نعتیہ کہہ مکرنیاں

اس کی باتوں سے رس ٹپکے
مسکائے تو غنچہ چٹکے
رُتبے میں وہ سب سے اعلیٰ
کون بتاؤ؟
کملی والا

جگنو، چاند ستارے پھول
سب ان کے قدموں کی دھول
بعد خدا کے ہیں وہ امجد
اے سکھی سویٰ؟
نہیں محمدؐ

یاد وہاں کی جب جب آئے
آنکھوں میں آنسو بھر جائے
کاش کہ اک دن میں بھی جاتا
اے سکھی لندن؟
نا سکھی طیبہ

جھوم کے جب بھی کوئی سُنائے
سانسوں میں خوشبو بھر جائے
چاہے دن ہو یا ہو رات
اے سکھی غزلیں
نا سکھی نعت

گلہائے عقیدت

[حضور عالی مقام حضرت امام حسینؓ کی شان میں]

ابنِ حیدر ہے چراغ ہاشمی میرا حسینؓ
میں سراپا تیرگی ہوں روشنی میرا حسینؓ

جو بھی چاہے بڑھ کے لے لے صدقہ حسن رسول
کربلا میں بانٹتا ہے زندگی میرا حسینؓ

اس ادائے دلبری پر کیوں نہ ہو عالم نثار
زیر خنجر کر رہا ہے بندگی میرا حسینؓ

فرش تا افلاک برپا ہے اُسی کا تذکرہ
حاصلِ حمد و ثنا ہے آج بھی میرا حسینؓ

کوئی بھی خالی نہیں لوٹا درِ حسنین سے
ہے شمیمؔ ابن سخی ابن سخی میرا حسینؓ

گلہائے محبت

[حضور عالی مقام حضرت امام حسینؓ کی شان میں]

رشکِ مدینہ رونقِ کعبہ حسینؓ ہیں
خلدِ بریں کا حسنِ سراپا حسینؓ ہیں

بندہ ہوں میں حسینؓ کا مولا حسینؓ ہیں
بیشک مری نجات کا رستہ حسینؓ ہیں

منکر یہ کہہ رہا ہے فنا ہوگئے حسینؓ
قرآن کہہ رہا ہے کہ زندہ حسینؓ ہیں

تھرّا رہا ہے خوف سے لشکر یزید کا
میدانِ کارزار میں تنہا حسینؓ ہیں

مایوس کیوں نہ ہوتی اندھیروں کی زندگی
سرتاپا روشنی کا منارا حسینؓ ہیں

کرتا ہے ناز کرب و بلا جس پہ اے شمیم
شہدائے کربلا میں وہ اعلیٰ حسینؓ ہیں

[حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی شان میں]

ذرا ہو نگہ مستانہ معین الدین اجمیری
بنا لو اپنا دیوانہ، معین الدین اجمیری

کہیں آہیں، کہیں نالے، کہیں آنسو، کہیں ماتم
بنا ہے دل عزا خانہ معین الدین اجمیری

غمِ فرقت کی شدت سے نہ ہو ایسا کہ مر جائے
تڑپ کر تیرا دیوانہ معین الدین اجمیری

حقیقت کہتے کہتے کائناتِ بے حقیقت سے
نہ خود بن جاؤں افسانہ معین الدین اجمیری

بنے گا میری بخشش کا سبب اے خواجۂ عثماں
ترے کوچے میں مر جانا معین الدین اجمیری

ہماری خاک اُڑ کر روضۂ انوار تک پہنچے
یہی ہے شوقِ پروانہ معین الدین اجمیری

کرم کی اک نظر عثمان ہارونی کے صدقے میں
شمیمؔ انجم پہ فرمانا معین الدین اجمیری

نذرانۂ عقیدت

زندگی کا مدعا ہیں حضرت وارث علی
بیکسوں کا آسرا ہیں حضرت وارث علی

نورِ محبوبِ خدا ہیں حضرت وارث علی
جادۂ حق کی ضیا ہیں حضرت وارث علی

نورِ چشمِ مرتضٰی ہیں راحتِ جانِ بتول
غمگسارِ مصطفٰی ہیں حضرت وارث علی

ہے جو دیدارِ خدا مقصود آکر دیکھیے
معرفت کا آئینہ ہیں حضرت وارث علی

قطب و ابدال و قلندر اقتدا جن کی کریں
وہ امام الاولیا ہیں حضرت وارث علی

غوث کے پیارے دُلارے خواجۂ اجمیر کے
عترتِ آلِ عبا ہیں حضرت وارث علی

یا بنا دیں یا مٹا دیں جی میں جو آئے شمیمؔ
میری قسمت کے خدا ہیں حضرت وارث علی

[حضرت وارث پاک عالم پناہ کی بارگاہ میں]

عظمتِ شانِ رسالت آپ ہیں وارث علی
غیرتِ خاتونِ جنت آپ ہیں وارث علی

نغمۂ سازِ محبت آپ ہیں وارث علی
عندلیبِ باغِ وحدت آپ ہیں وارث علی

جذبۂ اہلِ ریاضت آپ ہیں وارث علی
مردِ میدانِ محبت آپ ہیں وارث علی

واقفِ اسرارِ قدرت آپ ہیں وارث علی
مظہرِ شانِ نبوت آپ ہیں وارث علی

انس کیا حور و ملک بھی طالبِ دیدار ہیں
وہ شہِ بطحا کی صورت آپ ہیں وارث علی

مجھ گنہگارِ محبت کا یہی ایمان ہے
میری بخشش کی ضمانت آپ ہیں وارث علی

عکس جب آئینے میں اُبھرا تو بول اٹھا شمیمؔ
حق تو یہ ہے حق کی صورت آپ ہیں وارث علی

نذرانۂ محبت

یہی حاصل ہے میری بندگی کا
قدم چوما کروں وارث علی کا

نبیؐ کا نور ہیں چہرہ علی کا
کرشمہ دیکھئے جلوہ گری کا

لحد ہو یا کہ ہو روزِ قیامت
بھروسہ ہر جگہ ہے آپ ہی کا

اگر تم سامنے ہوتے نہیں ہو!
مزہ ملتا نہیں ہے عاشقی کا

برائے پنجتن مقبول کر لے!
میں خادم ہوں درِ وارث علی کا

الجھ کر رہ گئے منصورؔ و سرمدؔ!
وہ ہے پر پیچ رستہ عاشقی کا

طوافِ کعبۂ اقدس سے بڑھ کر
ہے اک پھیرا شمیمؔ ان کی گلی کا

منقبتی گیت

عظمتِ دینِ نبیؐ وارثِ شیرِ خدا
تو ہے ولیوں میں جدا، تو ہے ولیوں میں جدا

میری دنیا بھی تو، میری عقبیٰ بھی تو
میرا قبلہ بھی تو میرا کعبہ بھی تو
میری عزت بھی تو میری عظمت بھی تو
میری شہرت بھی تو میری جنت بھی تو
اے حسینوں سے حسیں جان و دل تجھ پہ فدا
تو ہے ولیوں.........

تیری شانِ ولادت کا کیا پوچھنا
تیری نظرِ عنایت کا کیا پوچھنا
تو نے مردوں کو بھی کی عطا زندگی
ایسی زندہ کرامت کا کیا پوچھنا
اے شریعت کا دیا، اے طریقت کی ضیا
تو ہے ولیوں میں........

آج وارث ترے عرس کی رات ہے
رحمتوں کی ہر اک سمت برسات ہے
انبیاء آئے ہیں اولیاء آئے ہیں
حور و غلماں کی نورانی بارات ہے
جانِ محبوبِ خدا تیرا رتبہ ہے بڑا
تو ہے ولیوں میں..........

تیرے در کی جسے بھی گدائی ملی
اُس کے حصّے میں ساری خدائی ملی
جس پہ تیری نگاہِ کرم اٹھ گئی
اُس کو دنیا کے غم سے رہائی ملی
قلبِ زہرہ کے سکوں دلبر شیرِ خدا!
تو ہے ولیوں میں..........

تو ملا دامنِ مصطفیٰ مل گیا
مصطفیٰ مل گئے تو خدا مل گیا
اے شمیمؔ اپنی قسمت پہ نازاں ہوں میں
مرحبا وارثی سلسلہ مل گیا
مجھ کو جو کچھ بھی ملا تیری نسبت سے ملا
تو ہے ولیوں میں..............

[حضور تیغ علی شاہ قادری کی شان میں]

شاکرِ کبریا تیغ علی قادری
عظمتِ مصطفیٰ تیغ علی قادری

شانِ غوث الوریٰ تیغ علی قادری
دلبرِ اولیاء تیغ علی قادری

مشکلوں میں گھرا ہوں مدد کیجیے
میرے مشکل کشا تیغ علی قادری

آپ سے جو ملا وہ خدا سے ملا
راہِ حق کا پتا تیغ علی قادری

حشر کی دھوپ میں عاصیوں کے لیے
چادرِ فاطمہؓ تیغ علی قادری

روئے زیبا پہ حور و ملائک فدا
مرشد مہ لقا تیغ علی قادری

اِس شمیمؔ گنہگار پر کیجیے
اک نگاہِ عطا تیغ علی قادری

[بہ بارگاہِ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ]

قوتِ ایمان ہیں احمد رضا
سنیت کی جان ہیں احمد رضا

فصلِ گل کی شان ہیں احمد رضا
پھول کی مسکان ہیں احمد رضا

دشمنِ ملت کو پسپا کردیا
قوم پر احسان ہیں احمد رضا

قلبِ پژمردہ کو بخشی تازگی
قلزمِ فیضان ہیں احمد رضا

دشمنانِ دیں پہ جو غالب رہا
وہ علی کی شان ہیں احمد رضا

ہیں اگر آئینۂ حسن و جمال
عشق کا عرفان ہیں احمد رضا

حسرتِ دیدار ہیں جب کہ شمیمؔ
قلب کے ارمان ہیں احمد رضا

محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

Harf Harf Khushboo

A Collection Of Naatia Kalam

by : Shamim Anjum Warsi

شمیم انجم وارثی کی نعتیہ شاعری کے مطالعے سے مجھے مسرّت ہوئی کہ موصوف نے ''ناعتِ رسولؐ'' ہونے کی سعادت گہری عقیدت، متانت اور ذمہ داری کے ساتھ حاصل کی ہے، نیز ان کے جذبات کی روحانی سرشاری اور شعری ہیئتوں کے نئے نئے تجربات نے مجھے تازگی کے احساس سے بھی دوچار کیا۔ انھوں نے غزل اور نظم کی عام ہیئتوں کے ساتھ ساتھ رباعیات، دوہوں اور ماہیوں کی شکل میں بڑی کامیابی کے ساتھ شعری اظہار کیا ہے............

ڈاکٹر شہپر رسول

Gulistan
PUBLICATIONS
9830616464 /9831775593